حصہ ۵
بہر مردان حافظ از شور و شر است
بہشتی زیور
حسب فرمائش جناب حاجی ضیاء الدین صاحب و سعید محمد صاحب تاجران کتب سہارنپور
باہتمام
حافظ فیاض الدین پرنٹر

مسئلہ۔ ایک چیز ہم نے ایک روپیہ کو خریدی تھی تو اب اپنی چیز کا ہم کو اختیار ہے چاہے ایک ہی روپیہ کو بیچ ڈالین اور چاہے دس بیس روپیہ بیچین اس مین کوئی گناہ نہین لیکن اگر معاملہ اس طرح طے ہوا کہ اس نے ایک آنہ روپیہ منافع لیکر ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو اس پر تم نے کہا اچھا ہم نے

روپیہ پیچھے ایک آنہ نفع پر بیچا تو اب اکنی روپیہ سے زیادہ نفع لینا جائز نہیں
یا یوں ٹھیرا کہ جتنے کو خرید اہے اس پر چار آنہ نفع لے لو اب بھی ٹھیک دام
تبلا دینا واجب ہے اور چار آنہ سے زیادہ نفع لینا درست نہیں اسیطرح اگر
تم نے کہا کہ یہہ چیز ہم تم کو خرید کے دام پر دینگے کچھ نفع نہ لیوینگے تو اب
کچھ نفع لینا درست نہیں خرید ہی کے دام ٹھیک تبلا دینا واجب ہے
مسئلہ کسی سودے کا یوں مول کیا کہ اکنی روپیہ کے نفع پر بیچڈالو اس نے
کہا کہ اچھا ہیں نے اتنے ہی نفع پر بیچا یا تم نے کہا کہ جتنے کو لیا ہے اتنے ہی دام
پر بیچڈالو اس نے کہا اچھا تم وہی دے دو نفع نہ کچھ نہ دینا لیکن اس نے ابھی یہہ
نہیں تبلایا کہ یہہ چیز کتنے کی خرید ہے تو دیکھو اگر اسی جگہ اٹھنے سے پہلے وہ اپنی
خرید کے دام تبلا دیوے تب تو یہ بیع صحیح ہے اور اگر اسی جگہ نہ تبلاوے بلکہ یوں
کہے آپ لے جائیے حساب دیکھکر تبلایا جاوے گا یا اور کچھ کہا تو وہ بیع فاسد ہے
مسئلہ لینے کے بعد اگر معلوم ہو کہ اس نے چالاکی سے اپنی خرید غلط
تبلائی ہے اور نفع وعدہ سے زیادہ لیا ہے تو خریدنے والی کو دام کم دینے
کا اختیار نہیں ہے بلکہ اگر خرید نامنظور ہے تو وہی دام دے دینے پڑینگے
جتنے کو اس نے بیچا ہے البتہ یہ اختیار ہے کہ اگر لینا منظور نہ ہو تو پھیر دیوے
اور اگر خرید کے دام پر بیچدینے کا اقرار تھا اور یہہ وعدہ تھا کہ ہم نفع نہ لینگے
پھر اس نے اپنی خرید غلط اور زیادہ تبلائی تو جتنا زیادہ تبلایا ہے اس کے لینے
کا حق نہیں ہے لینے والی اختیار ہے کہ فقط خرید کے دام دیوے اور
اور جو زیادہ تبلایا ہے وہ نہ دیوے **مسئلہ** کوئی چیز تم نے اُدھار
خریدی تو اب جب تک دوسرے خریدنے والے کو یہ نہ بتلادو کہ بھائی
ہم نے چیز اُدھار لی ہے بے خبر کئے ہوئے اس کو نفع پر بیچنا یا خرید پر

کے دام پر بیچنا ناجائز ہے بلکہ بتلا دیوے کہ یہ چیز مین نے ادھار خریدی تھی پھر اس طرح نفع لیکر یا دام کے دام پر بیچنا درست ہے البتہ اگر اپنی خرید کے دامون کا کچھ ذکر نہ کرے پھر چاہیے جتنے دام پر بیچدے تو درست ہے **مسئلہ** ایک کپڑا ایک روپیہ کا خریدا پھر چار آنہ دے کر اس کو رنگوایا یا اُسکو دھلوایا یا سِلوایا تو اب ایسا سمجھین گے کہ سوا روپیہ کو اس نے مول لیا لہذا اب سوا روپیہ اس کی اصلی قیمت ظاہر کرکے نفع لینا درست ہے مگر یون نہ کہے کہ سوا روپیہ کو مین نے لیا ہے بلکہ یون کہے سوا روپیہ مین یہ چیز مجھکو پڑی ہے تاکہ جھوٹ نہ ہونے پاوے **مسئلہ** ایک بکری چار روپیہ کو مول لی پھر مہینہ بھر تک رہی اور ایک روپیہ اس کی خوراک مین لگ گیا تو اب پانچ روپیے اس کی اصلی قیمت ظاہر کرکے نفع لینا درست ہے البتہ اگر وہ دودھ دیتی ہو تو جتنا دودھ دیا ہے اتنا گھٹا دینا پڑے گا مثلاً اگر مہینہ بھر مین آٹھ آنے کا دودھ دیا ہے تو اب اصلی قیمت ساڑھے چار روپیہ ظاہر کرے اور یون کہے کہ ساڑھے چار مین مجھکو پڑی اور چونکہ عورتون کو اس قسم کی ضرورت زیادہ نہین پڑتی اِس لیے ہم اور مسائل نہین بیان کرتے۔

سودی لین دین کا بیان

سودی لین دین کا بڑا بھاری گناہ ہے قرآن مجید اور حدیث شریف مین اس کی بڑی بُرائی اور اس سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود دینے والے اور لینے والے اور بیچ مین پڑکے سود دلانے والے سودی دستاویز لکھنے والے گواہ شاہد

وغیرہ سب پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ سود دینے والا اور لینے والا گناہ
مین دونون برابر اس لئے اس سے بہت بچنا چاہیے اس کے مسائل بہت
ہین ذرا ذرا سی بات مین سود کا گناہ ہو جاتا ہے اور اِن دونو جاہل لوگون کو
پتہ بھی نہین لگتا کہ کیا گناہ ہوا اہم ضروری مسئلے یہان بیان کرتے ہین لین دین
کے وقت ہمیشہ اُن کا خیال رکھا کرو **مسئلہ** ہندوستان کے رواج سے سب
چیزین چار قسم کی ہین ایک تو خود سونا چاندی یا اُن کی بنی ہوئی چیز دوسری
اس کے سوا اور وہ چیزین جو تول کر بکتی ہین جیسے اناج غلّہ لوہا۔ تانبا۔ روئی
ترکاری وغیرہ تیسری وہ چیزین جو گز سے ناپ کر بکتی ہیں جیسے کپڑا۔
چوتھی وہ جو گنتی کے حساب سے بکتی ہین جیسے انڈے آم۔ امرود۔ نارنگی بکری
گائے گھوڑا وغیرہ اِن سب چیزون کا حکم الگ الگ سمجھلو۔

سونے چاندی اور اُس کی چیزون کا بیان

مسئلہ چاندی سونے کے خریدنے کی کئی صورتین ہین ایک تو یہہ کہ چاندی
کو چاندی سے اور سونے کو سونے سے خریدا جیسے ایک روپیہ کی چاندی
خریدنا منظور ہے یا آٹھ آنہ کی چاندی خریدی اور دام مین اٹھنی دی یا اشرفی
سے سونا خریدا غرضکہ دونون طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو ایسے وقت دو
باتین واجب ہین ایک تو یہ کہ دونون طرف کی چاندی یا دونون طرف کا سونا
برابر ہو۔ دوسرے یہ کہ جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے دونون طرف سے لین
دین ہو جاوے کچھ اُدھار نہ باقی رہے اگر اِن دونون باتون مین سے کسی بات
کے خلاف کیا تو سود ہوگیا۔ مثلاً ایک روپیہ کی چاندی تم نے لی تو وزن مین

ایک روپیہ کے برابر لینا چاہیے اگر ایک روپیہ بھر سے کم لی یا اس سے زیادہ لی تو یہ سود ہوگیا اسی طرح اگر تم نے روپیہ تو دے دیا لیکن اُس نے چاندی ابھی نہیں دی تھوڑی دیر میں تم سے الگ ہوکر دینے کا وعدہ کیا یا اسی طرح تم نے ابھی روپیہ نہیں دیا چاندی اُدھار لے لی تو یہ بھی سود ہے **مسئلہ** دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک قسم کی چیز نہیں بلکہ ایکطرف چاندی اور ایک طرف سونا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں۔ ایک روپیہ کا چاہئے جتنا سونا ملے جایز ہے اسی طرح ایک اشرفی کی چاہے جتنی چاندی ملے جایز ہے لیکن جُدا ہونے سے پہلے ہی پہل لین دین ہو جانا کچھ اُدھار نہ رہنا یہاں بھی واجب ہے۔ جیسا کہ ابھی بیان ہوا **مسئلہ** بازار میں چاندی کا بھاؤ بہت تیز ہے یعنی اٹھارہ آنے کی روپیہ بھر چاندی ملتی ہے روپیہ کی روپیہ بھر کوئی نہیں دیتا یا چاندی کا زیور بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور دس روپیہ بھر اُس کا وزن ہے مگر بارہ سے کم میں نہیں ملتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ روپیہ سے نہ خریدو بلکہ پیسوں سے خریدو اور اگر زیادہ لینا ہو تو اشرفیوں سے خریدو یعنی اٹھارہ آنہ پیسوں کی عوض میں روپیہ بھر چاندی لے لو یا کچھ ریزگاری یعنی ایک روپیہ سے کم اور کچھ پیسہ دیکر خرید لو تو گناہ نہ ہوگا ایک روپیہ نقد اور دو آنہ پیسہ نہ دینا چاہئے نہیں تو سود ہو جاویگا۔ اسی طرح اگر آٹھ روپیہ بھر چاندی نو روپیہ میں لینا منظور ہے تو سات روپیہ اور دو روپیہ کے پیسہ دیدو تو سات روپیہ کی عوض میں سات روپیہ بھر چاندی ہوگئی باقی سب چاندی اُن پیسوں کی عوض میں آگئی اگر دو روپیہ کے پیسہ نہ دو تو کم سے کم اٹھارہ آنے ضرور دینا چاہئے۔ یعنی سات روپیہ اور چودہ آنے کی ریزگاری اور اٹھارہ آنے پیسہ دئے تو چاندی کے مقابلہ

اسی کے برابر چاندی آئی جو کچھ بچی وہ سب پیسون کی عوض مین ہوگی اگر
آٹھ روپیہ اور ایک روپیہ کے پیسے دوگے تو گناہ سے نہ بچ سکوگے کیونکہ آٹھ
روپیہ کے عوض مین آٹھ روپیہ بھر چاندی ہونی چاہیے پھر پیسہ کیسے
اِس لئے سود ہوگیا غرض کہ اتنی بات ہمیشہ خیال رکھو کہ جتنی چاندی لی ہے
تم اِس سے کم چاندی دو اور باقی پیسہ دیدو اگر پانچ روپیہ بھر چاندی
لی تو پورے پانچ روپیہ نہ دو دس روپیہ بھر چاندی لی ہو تو پورے دس روپیہ نہ دو
کم دو باقی پیسہ شامل کردو تو سود نہ ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز سودا
نہ طے کرو کہ نو روپیہ کی اتنی چاندی دیدو بلکہ یون کہو سات روپیہ اور دو روپیہ کے
پیسون کی عوض مین چاندی دیدو اگر اس طرح کہا تو پھر سود ہوگیا خوب
سمجھہ لو **مسئلہ** اگر دونو لینے دینے والے رضامند ہوجاوین تو ایک
آسان بات یہ ہے کہ جس طرف چاندی وزن میں کم ہو اُس طرف پیسے
شامل ہونے چاہئین **مسئلہ** اور ایک اس سے بھی زیادہ آسان
بات یہہ ہے کہ دونو آدمی جتنے چاہین روپیہ رکھین اور جتنی چاہین چاندی
رکھین مگر دونون آدمی ایک ایک پیسہ بھی شامل کردین اور یون کہدین
کہ ہم اس چاندی اور پیسہ کو اس روپیہ اور پیسہ کے بدلہ لیتے ہین سارے
بکھیڑون سے بچ جاؤگے **مسئلہ** اگر چاندی سستی ہے اور ایک
روپیہ کی ڈیڑھ روپیہ بھر ملتی ہے روپیہ کی روپیہ بھر لینے مین اپنا
نقصان ہے تو اس کے لینے اور سود سے بچنے کی یہہ صورت ہے کہ دامون
مین کچھ نہ کچھ پیسہ ضرور ملادو کم سے کم دوہی آنہ یا ایک پیسہ ہی سہی مثلاً
دس روپیہ کی چاندی پندرہ روپیہ بھر خریدی تو نو روپیہ اور ایک روپیہ
کے پیسے دیدو یا دوہی آنہ پیسہ دیدو باقی روپیہ اور ریزگاری دیدو تو ایسا

لیوین گے کہ چاندی کے عوض مین اس کے برابر چاندی لی باقی سب چاندی
ان پیسون کے عوض مین اس طرح گناہ نہ ہوگا اور وہ بات یہان بھی ضرور
خیال رکھو کہ یون نہ کہو کہ اس روپیہ کی چاندی دیدو بلکہ یون کہو لو روپیہ اور
ایک روپیہ کے پیسون کی عوض مین یہہ چاندی دیدو غرض کہ جتنے پیسے شامل
کرنا منظور ہین معاملہ کرتے وقت ان کو صاف کہہ بھی دو ورنہ بچاؤ سود سے
نہ ہوگا **مسئلہ** کھوٹی اور خراب چاندی دیکر اچھی چاندی لینا ہے اور اچھی
چاندی اس کے برابر نہین ملسکتی تو یون کرو کہ یہہ خراب چاندی پہلے بیچ ڈالو
جو دام ملین ان کی اچھی چاندی خرید لو اور بیچنے و خریدنے مین اسی قاعدہ کا
خیال رکھو جو اوپر بیان ہوا یہان بھی دونون آدمی ایک ایک پیسہ شامل
کر کے بیچلو خرید لو **مسئلہ** عورتین اکثر بزاز سے سچا گوٹہ ٹھپہ لچکہ خریدتی
ہیں اس میں بھی ان مسئلون خیال رکھو کیونکہ وہ بھی چاندی ہے اور روپیہ
چاندی کا اس کے عوض دیا جاتا ہے یہان بھی آسان بات وہی ہے کہ دونو
ایک ایک پیسہ ملا لیا جاوے **مسئلہ** - اگر چاندی یا سونے کی بنی ہوئی
کوئی ایسی چیز خریدی جس مین فقط چاندی ہی چاندی ہے یا فقط سونا ہے
کوئی اور چیز نہین ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سونے کی چیز چاندی یا
روپیون سے خریدی یا چاندی چیز اشرفی سے خریدے تو وزن مین چاہے
جتنی ہو جایز ہے فقط اتنا خیال رکھے کہ اسی وقت لین دین ہو جاوے کسیکے ذمہ
کچھ باقی نہ رہے اور اگر چاندی کی چیز روپیون اور سونے کی چیز اشرفیون
سے خریدے تو وزن مین برابر ہونا واجب ہے اگر کسی طرف کچھ کمی بیشی ہو تو اسی
ترکیب سے خرید جو اوپر بیان ہوئی **مسئلہ** اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ
چاندی کے علاوہ اس مین کچھ اور بھی لگا ہوا ہے مثلاً جوشن کے اندر لاکھ

بھری ہوئی ہے تو نگون پر نگ جڑے ہین انگوٹھیون پر نگینے رکھے ہوئے یا جوشن مین لاکھ تو نہین ہے لیکن تاگون مین گندے ہوئے ہین۔ اِن چیزون کو روپیون سے خریدا تو دیکھو اس چیز مین کتنی چاندی ہے وزن مین اتنے ہی روپیون کے برابر ہے جتنے کو تم نے خریدا ہے یا اس سے یا اس سے زیادہ اگر روپیون کی چاندی سے اس چیز کی چاندی یقیناً کم ہو تو یہ معاملہ جایز ہے اور اگر برابر یا زیادہ ہو تو سود ہوگیا تو اس سے بچنے کی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی کہ دام کی چاندی اس کی زیور کی چاندی سے کم رکھو اور باقی پیسہ شامل کر دو اور اسی وقت لین دین کا ہو جانا ان سب مسئلون مین بھی شرط ہے **مسئلہ** اپنی انگوٹھی سے کسیکی انگوٹھی بدلی تو دیکھو اگر دونون پر نگ لگا ہو تب تو بہرحال یہ بدل لینا جائز ہے چاہے دونون کی چاندی برابر ہو یا کم زیادہ سب درست ہے البتہ ھاتھ در ھاتھ ہونا شرط ہے اگر دونون سادی یعنی بے نگ کی ہون تو برابر ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوگئی تو سود ہو جاوے گا اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری سادی تو اگر سادی مین زیادہ چاندی ہو تو یہ تو بدلنا جایز ہے ورنہ حرام اور سود ہے اسیطرح اگر اسی وقت دونون طرف سے لین دین نہ ہوا ایک نے تو ابھی دیدی دوسری نے کہا بہن مین ذرا دیر دیدون گی تو یہان بھی سود ہوگیا **مسئلہ** جن مسئلون مین اسی وقت لین دین ہونا شرط ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ دونون کے جدا اور علیحدہ ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جاوے اگر ایک آدمی دوسرے سے الگ ہوگیا اس کے بعد لین دین ہوا تو اس کا اعتبار نہین یہ بھی سود مین داخل ہے مثلاً تم نے دس روپے چاندی یا سونا چاندی

خریدی تو تم کو چاہئے کہ روپیہ اُسی وقت دیدو اور اس کو چاہئے کہ وہ چیز
اُسیوقت دیدے اگر سونار چاندی اپنے ساتھ نہین لایا اور یون کہا کہ مین
گھر جاکر ابھی بھیجدونگا تو یہ جایز نہین بلکہ اس کو چاہئے کہ یہین منگوا دے اور
اس کے منگوانے تک لینے والا بھی وہان سے نہ ملے نہ اس کو اپنے سے
الگ ہونے دے اگر اُس نے کہا تم میرے ساتھ چلو مین گھر پہنچ کر دیدونگا تو
جہان جہان وہ جائے برابر اُس کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے اگر وہ اندر چلا
گیا اور کسی طرح الگ ہوگیا تو گناہ ہوا اور وہ بیع ناجایز ہوگیا پھر سے
معاملہ کرین **مسئلہ** خریدنے کے بعد تم گھر مین روپیہ لینے آئین یا وہ کہین پیشاب
وغیرہ کے لئے چلا گیا یا اپنی دوکان کے اندر ہی کسی کام کو گیا اور ایک
دوسرے سے الگ ہوگیا تو یہ جایز اور سودی معاملہ ہوگیا **مسئلہ** اگر تمھارے پاس
اس وقت روپیہ نہ ہو اور اُدھار لینا چاہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ جتنے دام
تم کو دینا چاہئے اُتنے روپیہ اُس سے قرض لے کر اس خریدی ہوئی چیز کے
دام بے باق کر دو قرض کی ادائی تمہارے ذمہ رہجائے گی اس کو جب چاہے
دیدینا **مسئلہ** ایک کامدار دوپٹہ یا ٹوپی وغیرہ دس روپیہ کو خریدا تو دیکھو اس مین
کے روپیہ بھر چاندی نکلے گی جے روپیہ بھر چاندی اس میں ہو اُتنے روپے
اُسی وقت پاس رہتے رہتے دے دینا واجب ہین باقی روپیہ جب جی چاہے
دو یہی حکم جڑاؤ زیور وغیرہ کی خرید کا ہے مثلاً پانچ روپیہ کا زیور خریدا او
اس مین دو روپیہ بھر چاندی ہے تو دو روپیہ اُسی وقت دیدو جب چاہے دینا
مسئلہ ایک روپیہ یا کئی روپیہ کے پیسے لئے یا پیسے دیکر روپیہ لیا تو اس کا حکم
یہ ہے کہ دونو طرف سے لین دین ہونا ضروری نہین ہے بلکہ ایک طرف سے
ہو جانا کافی ہے مثلاً تم نے روپیہ تو اُسی وقت دیدیا اگر ... نے پیسے

ذرا دیر بعد دے یا اُس نے پیسے اُسوقت دے تم نے روپیہ علیحدہ ہونیکے بعد سے
درست ہے۔ البتہ اگر پیسون کے ساتھ ریزگاری بھی لی ہو توان کا لین دین دو سے
طرف سے اسی وقت ہو جانا چاہیے کہ یہ روپیہ دیدے اور وہ ریزگاری دیدے مگر یہی
لیکن یاد رکھو کہ پیسون کا یہ حکم اُسی وقت ہے جب دوکان دار کے پاس پیسے موجود ہون
تو بھی لیکن کمی کیوجہ سے دے نہیں سکتا یا گھر پر تھے وہان جاکر لا دے گا تب دلیگا
اور اگر پیسے نہیں تھے یون کہا جب سودا بکے اور پیسے آوین تو لے لینا یا کچھ پیسے
ابھی دیدے اور باقی کی نسبت کہا جب بکری ہو اور پیسہ آوین تو لے لینا یہ
درست نہیں اور چونکہ اکثر پیسون کے موجود نہ ہونے ہی سے یہ ادھار ہوتا ہے
اس لئے مناسب یہی ہے کہ بالکل پیسے ادھار کے نہ چھوڑے اور اگر کبھی
ایسی ضرورت پڑے تو یون کرو کہ جتنے پیسے موجود ہین وہ قرض لے لو اور روپیہ
امانت رکھا دو جب سب پیسے دے اُسوقت بیع کرلین۔

مسئلہ۔ اگر اشرفی دیکر روپیہ لئے تو دونون طرف سے لین دین سامنے رہتے
ہو جانا واجب ہے **مسئلہ** چاندی سونے کی چیز روپیون یا اشرفیون سے
خریدی اور یہ شرط کرلی کہ ایک دِن تک یا تین دِن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار
ہے تو یہ جایز نہین ایسے معاملہ میں یہ اقرار نہ کرنا چاہیئے۔

جو چیزین تل کر بکتی ہین انکا بیان

مسئلہ۔ اب اُن چیزون کا حکم سنو جو تول کر بکتی ہین جیسے اناج گوشت لوہا
تانبا ترکاری نمک وغیرہ اس قسم کی چیزون مین سے اگر ایک چیز کو اسی قسم کی چیز
سے بیچنا اور بدلنا چاہو مثلاً ایک گیہون دیکر دوسرے گیہون سے یا ایک دھان
دیکر دوسرے دھان لئے یا آٹے کی عوض آٹا اسی طرح کوئی اور چیز کی عوض

اگر یہ تبادلہ جو دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو اس میں بھی ان دونوں باتوں کا
خیال رکھنا واجب ہے ایک تو یہ کہ دونوں طرف بالکل برابر ہو ذرا بھی کسی طرف
کمی بیشی نہ ہو ورنہ سود ہو جاوے گا دوسری یہ کہ اسی وقت ہاتھ در ہاتھ دونوں طرف سے
لین دین اور قبضہ ہو جاوے اگر قبضہ نہ ہو تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ دونوں
گیہوں الگ کر کے رکھدئے جاویں تم اپنے گیہوں تول کر الگ رکھدو کہ دیکھو
یہ رکھے ہیں جب تمھارا جی چاہے لیجانا اسی طرح وہ بھی اپنے گیہوں تول کر
الگ کر دے اور کہدے کہ یہ تمہارے الگ رکھے ہیں جب چاہو لے جانا
اگر یہ بھی نہ کیا جاوے اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو سود کا گناہ ہوا۔

مسئلہ خراب گیہوں دیکر اچھے گیہوں لینا منظور ہے یا برا آٹا دیکر اچھا آٹا
لینا ہے اس لئے اس کے برابر کوئی نہیں دیتا تو سود سے بچنے کی یہ ترکیب ہے
کہ اس گیہوں یا آٹے وغیرہ کو پیسوں سے بیچدو کہ ہم نے اتنا آٹا دو آنہ کو بیچا پھر
اسی دو آنہ عوض اس سے وہ اچھے گیہوں لے لو یہ جائز ہے۔

مسئلہ اور اگر ایسی چیزوں میں جو تول کر بکتی ہیں ایک طرح کی چیز نہو جیسے گیہوں
دیکر دھان لئے یا جو چنا جوار نمک گوشت ترکاری وغیرہ اور چیز لی غرضکہ
ادہر اور چیز ہے اور اُدہر اور چیز دونوں طرف ایک چیز نہیں تو اس صورت
میں دونوں کا وزن برابر ہونا واجب نہیں سیر بھر گیہوں دیکر چاہے دس
سیر دھان وغیرہ لے لو۔ یا چھٹانک بھر ہی لو تو سب جائز ہے البتہ وہ دوسری
بات یہاں بھی واجب ہے کہ سامنے رہتے رہتے دونوں طرف سے لین
دین ہو جاوے یا کم سے کم اتنا ہو کہ دونوں کی چیزیں الگ کر کے
رکھدی جاویں اگر ایسا نہ کیا تو سود کا گناہ ہو گیا۔ **مسئلہ** سیر بھر چنے کی
عوض میں کنجڑن سے کوئی ترکاری لی پھر گیہوں نکالنے کے لئے اندر

کوٹھری میں گئی وہاں سے الگ ہوگئی تو یہ ناجائز اور حرام ہے اب پھر معاملہ کرے مسئلہ اگر قسم کی چیز جو تول کر بکتی ہے روپیہ پیسہ خریدی یا کپڑے وغیرہ کسی ایسی چیز سے بدلی ہے جو تول کر نہیں بکتی بلکہ ناپ کر بکتی ہے یا گنتی سے بکتی ہے مثلاً ایک تھان کپڑا دیکر گیہوں وغیرہ لئے یا گیہوں چنے دیکر امرود نارنگی ناشپاتی انڈے ایسی چیزیں لیں جو گن کر بکتی ہیں غرض کہ ایک طرف ایسی چیز ہے جو تول کر بکتی ہے اور دوسری طرف گنتی سے گر سے ناپ کر بکنے والی چیز ہے تو اس صورت میں ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی واجب نہیں ایک پیسہ کے چاہے جتنے گیہوں آٹا ترکاری خریدے اسی طرح کپڑا دے چاہے جتنا اناج لیوے گیہوں چنے وغیرہ دیکر چاہے جتنے امرود نارنگی وغیرہ لیوے اور چاہے اسیوقت اس جگہ رہتے رہتے لین دین ہو جاوے چاہے الگ ہونے کے بعد ہر طرح یہ معاملہ درست ہے مسئلہ ایک طرف چھنا ہوا آٹا ہے دوسری طرف بے چھنا یا ایکطرف موٹا ہے دوسری طرف باریک تو بدلتے وقت ان دونوں کا برابر ہونا بھی واجب ہے کمی زیادتی جایز نہیں اگر ضرورت پڑے تو اس کی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی اور اگر ایک طرف گیہوں کا آٹا ہے دوسری طرف چنے کا یا جوار وغیرہ کا تو اب وزن میں دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں مگر وہ دوسری بات بہرحال واجب ہے کہ ہاتھ درہاتھ لین دین ہو جاوے مسئلہ گیہوں کو آٹے سے بدلنا کسیطرح درست نہیں چاہے سیر بھر گیہوں دیکر سیر ہی بھر آٹا لو چاہے کچھ کم زیادہ لو بہرحال ناجائز ہے البتہ اگر گیہوں دیکر گیہوں کا آٹا نہیں لیا بلکہ چنے وغیرہ کسی اور چیز کا آٹا لیا تو جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ مسئلہ سرسوں دیکر سرسوں کا تیل لیا یا تل دیکر تلی کا تیل لیا تو دیکھو

اگر یہ تیل جو تم نے لیا ہے یقیناً اس تل سے زیادہ ہے جو اس سرسون اور تلمین نکلے گا تو یہ بدلنا ہاتھ در ہاتھ صحیح ہے اور اگر اس کے برابر یا کم ہو یا شبہ اور شک ہو کہ شاید اس سے زیادہ نہ ہو تو درست نہیں بلکہ سود ہے **مسئلہ** گائے کا گوشت دیکر بکری کا گوشت لیا دونون کا برابر ہونا واجب نہیں کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو **مسئلہ** اپنا لوٹا دیکر دوسرے کا لوٹا لیا یا لوٹے کو پتیلی وغیرہ کسی اور برتن سے بدلا تو وزن مین دونون کا برابر ہونا اور ہاتھ ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوئی تو سود ہو گیا کیونکہ دونو چیزین تانبے کی ہین اس لئے وہ ایک ہی قسم کی سمجھی جاوین گی - اسی طرح اگر وزن میں برابر ہو لیکن ہاتھ در ہاتھ نہ ہوئی تب بھی سود ہوا البتہ اگر ایک طرف تانبے کا برتن ہو دوسری طرف لوہے کا یا پتیل وغیرہ کا تو وزن کی کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو **مسئلہ** کسی سے سیر بھر گیہون قرض لئے اور یون کہا کہ ہمارے پاس گیہون تو ہین نہین ہم اس کے عوض دو سیر چنے دے دلوین گے تو جائز نہین کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ گیہون کو چنے سے بدلتی ہے اور بدلتے وقت ایسی دونون چیزون کا اسی وقت لین دین ہو جانا چاہئے کچھ ادھار نہ رہنا چاہئے اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یون کرے کہ گیہون ادھار لیجاوے اس وقت یہ نہ کہے کہ اس کے بدلے ہم چنے دلوین گے بلکہ کسی دوسرے وقت چنے لاکر کہے بہن اس گیہون کے بدلے تم یہ چنے لے لو یہ جائز ہے **مسئلہ** یہ جتنے مسئلے بیان ہوئے ہین سب میں اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا یا کم سے کم اسی وقت سامنے دونون چیزین الگ کر کے رکھ دینا شرط ہے اگر ایسا نہ کیا تو سود کا معاملہ ہوا **مسئلہ** جو چیزین تول کر

نہین بکتین بلکہ گز سے ناپ کر یا گن کر بکتی ہین ان کا حکم یہ ہے اگر ایک چیز
کی چیز دیکر اسی قسم کی چیز لو جیسے امرود دیکر دوسرے امرود لئے یا نارنگی
دیکر یا کپڑا دیکر دوسرا ویسا ہی کپڑا لیا تو برابر ہونا شرط نہین کمی بیشی جائز ہے
لیکن اسی وقت لین دین ہو جانا واجب ہے اور اگر ادہر اور چیز ہے اور اس
طرف اور چیز مثلاً امرود دیکر نارنگی لی یا گیہون دیکر امرود لئے یا تنزیب دے کر
لٹھا لیا گاڑھا لیا تو بہر حال جائز ہے نہ تو دونون کا برابر ہونا واجب ہے
اور نہ اسی وقت لین دین ہونا واجب مسئلہ سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ علاوہ
چاندی سونے کے اگر دونون طرف ایک ہی چیز ہو اور وہ چیز تول کر بکتی
ہو جیسے گیہون کی عوض گیہون چنے کی عوض چنا وغیرہ تب تو وزن مین
برابر ہونا واجب ہے اور اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا
بھی واجب ہے اور اگر دونو طرف ایک ہی چیز ہے لیکن تول نہین بکتی
جیسے امرود دیکر امرود نارنگی دیکر نارنگی کپڑا دیکر ویسا ہی کپڑا لیا یا ادہر سے اور
چیز ہے اس طرف سے اور چیز لیکن دونون تول کر بکتی ہین جیسے گیہون کے
بدلے چنا چنے کے بدلے جوار لینا ان دونو صورتون مین وزن مین برابر ہونا
واجب نہین کمی بیشی جائز ہے البتہ اسی وقت لین دین ہونا واجب
ہے اور جہان دونون باتین نہ ہون یعنے دونون طرف ایک ہی چیز
نہین اس طرف کچھ اور ہے اس طرف کچھ اور وہ دونون کے حساب سے
بھی نہین بکتین وہان کمی بیشی بھی جائز ہے اور اسی وقت لین دین کرنا
بھی واجب نہین جیسے امرود دیکر نارنگی لینا خوب سمجھ لو مسئلہ چینی کا
ایک برتن دوسرے چینی کے برتن سے بدلینا یا چینی کو تام چینی سے
بدلا تو اس مین برابری واجب نہین ایک کے بدلے دو لیوے تب بھی

جائز ہے۔ اسی طرح ایک سوئی دیکر دو سوئیاں یا تین یا چار سوئیاں لینا بھی جائز ہے۔ لیکن اگر دونو طرف چینی یا دونوں طرف نام چینی ہو تو بھی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جا چاہیئے اور اگر قسم بدل جاوے مثلاً چینی سے تام چینی بدلی تو یہ بھی واجب نہین۔ مسئلہ تمہارے پاس تمہاری پڑوسن آئی کہ تم نے جو سیر بھر آٹا پکایا ہے وہ روٹی ہم کو دیدو ہمارے گھر مہمان آگئے ہیں اور یہ سیر بھر یا سوا سیر آٹا یا گیہوں لے لو یا اس وقت روٹی دیدو پھر ہم سے آٹا یا گیہون لے لیجو یہ درست ہے مسئلہ اگر نوکر ماما سے کوئی چیز منگاؤ اس کو خوب سمجھا دو کہ اس چیز کو اس طرح خرید کر لانا کبھی ایسا نہ ہو کہ وہ بے قاعدہ خرید لاوے جس مین سود ہو جاوے پھر تم اور سب بال بچے اس کو کھاوین اور حرام کھانا کھانے کے وبال مین سب گرفتار ہون اور جس جس کو تم کھلاؤ میان کو مہمان کو سب کا گناہ تمہارے اوپر پڑے۔

بیع سلم کا بیان

مسئلہ فصل کٹنے سے پہلے یا کٹنے کے بعد کسی کو دس روپیہ دئے اور یون کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کے بعد فلانے مہینے مین فلان تاریخ مین ہم تم سے اِن دس روپیہ کے گیہوں لیوین گے اور نرخ اسیوقت طے کر لیا کہ روپیہ کے پندرہ سیر یا روپیہ کے بیس سیر کے حساب سے لیوین گے تو یہ بیع درست ہے جس مہینے کا وعدہ ہوا ہے اس مہینے میں اسی بھاؤ گیہون دینا پڑین گے چاہے بازار مین گران بکین چاہے سستے بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہین ہے اور اس بیع کو سلم کہتے ہین

لیکن اس کے جائز ہونے کی کئی شرطیں ہیں ان کو خوب غور سے سمجھ لیں اوّل
شرط یہ ہے کہ گیہوں وغیرہ کی کیفیت خوب صاف صاف ایسی طرح بتلا دے
کہ لیتے وقت دونوں میں جھگڑا نہ پڑے مثلاً کہدے کہ فلاں قسم گیہوں دینا
بہت پتلا نہ ہو نہ پالا مارا ہوا ہو عمدہ ہو خراب نہ ہو اس میں کوئی اور چنے
مٹر وغیرہ نہ ملی ہو خوب سوکھے ہوں گیلے نہ ہوں غرضکہ جس قسم کی چیز لینا ہو
ویسی بتلا دے تاکہ اسوقت بکھیڑا نہ ہو اگر اسوقت صرف اتنا کہدیا کہ دس روپیہ
کے گیہوں دیدیا تو یہ ناجائز ہوا۔ یا یوں کہا کہ ان دس روپیہ کے دھان دیدینا
یا چانول دیدینا اس کی قسم کچھ نہیں بتلائی یہ سب ناجائز ہے۔ دوسری شرط
یہ ہے کہ نرخ بھی اسیوقت طے کرلے کہ روپیہ کے پندرہ سیر یا بیس سیر کے
حساب سے لیوینگے اگر یوں کہ اسوقت جو بازار کا بھاؤ ہو اس حساب سے ہم کو
دینا یا اس سے دو سیر زیادہ دینا تو یہ جائز نہیں بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہ
کرو۔ اسی وقت اپنے لینے کا نرخ مقرر کرلو وقت آنے پر اسی مقرر کئے ہوئے
بھاؤ سے لے لو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ جتنے روپیہ کے لینا ہوں اسی وقت
بتلا دو کہ ہم دس یا بیس روپے کے گیہوں لینگے اگر یہ نہیں بتلایا یونہی گول
مول کہدیا کہ تھوڑے روپیہ کے ہم بھی لیوینگے تو یہ صحیح نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے
اسیوقت اسی جگہ کے رہتے رہتے سب روپیہ دیوے اگر معاملہ کرنے کے بعد
الگ ہو کر پھر روپیہ دئے تو وہ معاملہ باطل ہوگیا اب پھر سے کرنا چاہئے۔
اسی طرح اگر پانچ روپیہ تو اسی وقت دیدیے اور پانچ روپے دوسرے
وقت دئے تو پانچ روپیہ میں بیع سلم باقی رہی اور پانچ روپیہ میں باطل ہوگئی
پانچویں شرط یہ ہے کہ اپنے لینے کی مدت کم سے کم ایک مہینہ مقرر کرے کہ ایک
مہینے کے بعد فلانی تاریخ ہم گیہوں لیوینگے اس سے کم مدت مقرر کرنا صحیح

نہین اور زیادہ چاہے قطعی مقرر کرے جائز ہے لیکن دن تاریخ مہینہ سب
مقرر کردے تاکہ بکھیڑا نہ پڑے کہ وہ کہے مین ابھی نہ دون گا تم کہو نہین آج
ہی دو اس لیئے پہلے ہی سے سب طے کرلو اگر دن تاریخ مہینہ مقرر نہ کیا
بلکہ یون کہا جب فصل کٹے گی تب دیدینا تو یہ صحیح نہین۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ یہ
بھی مقرر کرے کہ فلانی جگہ وہ گیہون دینا یعنی اسی شہر مین یا کسی دوسرے شہر
مین جہان لینا ہو وہان پہنچانے کے لیئے کہدے یا یون کہدے کہ ہمارے گھر
پہنچا دینا غرض کہ جو منظور ہو صاف بتلا دیوے اگر یہ نہین بتلایا تو صحیح نہین
البتہ اگر کوئی ہلکی چیز ہو جس کے لانے اور لیجانے بن کچھ ضروری نہین لگتی
مثلاً مشک خریدا یا سچے موتی یا اور کچھ تو لینے کیجگہ بتلانا ضروری نہین جہان یہ
ملے اس کو دیدے اگر ان شرطون کے موافق کیا تو بیع سلم درست ہے ورنہ
درست نہین مسئلہ گیہون وغیرہ غلہ کے علاوہ اور جو چیزین ایسی ہون کہ
ان کی کیفیت بیان کرکے مقرر کردی جاوے کہ لیتے وقت کچھ جھگڑا ہونے
ڈر نہ رہے ان کی بیع سلم بھی درست ہے جیسے انڈے اینٹین کپڑا اگر
سب باتین طے کرکے کہ اتنی بڑی اینٹ ہو اتنی لمبی اتنی چوڑی کپڑا سوتی ہو اتنا
باریک ہو اتنا موٹا ہو دیسی ہو یا ولایتی ہو غرضکہ سب باتین بتلا دینا
چاہیئے کچھ گنجلک باقی نہ رہے مسئلہ روپیہ کی پانچ گھڑی یا پانچ
کھانچی کے حساب سے بھوسا لبطور بیع سلم کے لیا تو یہ درست نہین
کیونکہ گھڑی اور کھانچی کی مقدار مین بہت فرق ہوتا ہے البتہ
اگر کسی طرح سے سب کچھ مقرر اور طے کرلے یا وزن کے حساب سے
بیع کرے تو درست ہے مسئلہ سلم کے صحیح ہونے کی یہ بھی شرط ہے کہ جس وقت معاملہ کیا ہے اسوقت سے لیکر لینے اور دینے کا [illegible] لہنا چاہیئے
شرط ہے کہ جس وقت معاملہ کیا ہے اسوقت سے لیکر لینے اور مسئلہ

کے زمانہ تک وہ چیز بازار مین ملتی رہے نایاب نہ ہو اگر اس درمیان مین وہ چیز بازار مین ملتی رہے نایاب نہ ہو اگر اس درمیان وہ چیز بالکل نایاب ہوجاوے کہ اس ملک مین بازارون مین نہ ملے گو دوسری جگہ سے بہت مصیبت جھیلکر منگو اسکے تو وہ بیع سلم باطل ہوگئی **مسئلہ** معاملہ کرتے وقت یہ شرط کردی کہ فصل کے کٹنے پر فلان مہینے مین ہم نئے گیہون لیوینگے یا فلانے کھیت کے گیہون لیوین گے تو یہ صحیح نہین اس لیئے یہ شرط نہ کرنا چاہیئے پھر وقت مقررہ پر اس کو اختیار ہے چاہے نئے دیوے یا پُرانے البتہ اگر نئے گیہون کٹ چکے ہون تو نئے کی شرط کرنا بھی درست ہے **مسئلہ** تم نے دس روپیہ کے گیہون لینے کا معاملہ کیا تھا وہ مدت گزر گئی مگر اس نے اب تک گیہون نہین دئے نہ دینے کی امید ہے تو اب یہہ کہنا جائز نہین کہ اچھا تم گیہون نہ دو بلکہ اس گیہون کے بدلے اتنے چنے یا اتنے دھان یا اتنی فلان چیز دیدو گیہون کے بدلے کسی اور چیز کا لینا جائز نہین یا تو اسکو کچھ مہلت دیدو اور بعد مہلت کے گیہون لو یا اپنا روپیہ واپس لے لو اسی طرح اگر بیع سلم کو تم دونون نے توڑ دیا کہ ہم وہ معاملہ توڑتے ہین گیہون لیوین گے روپیہ واپس دیدو یا تم نے نہین توڑا بلکہ وہ معاملہ خود ہی ٹوٹ گیا جیسے وہ چیز نایاب ہوگئی کہین ملتی تو اس صورت مین تم کو صرف روپیہ لینے کا اختیار ہے اس روپیہ کی عوض اس سے کوئی اور چیز لینا درست نہین پہلے روپیہ لے لو لینے کے بعد اُس سے جو چاہو خریدو۔

قرض لینے کا بیان

مسئلہ جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز تم دے سکتے ہو اس کا قرض لینا درست ہے جیسے آٹا اناج انڈے گوشت وغیرہ اور جو ایسی ہو کہ اسیطرح کی چیز دینا مشکل ہے تو اسکا قرض لینا درست نہین جیسے امرود نارنگی بکری مرغی وغیرہ مسئلہ جس زمانہ مین روپیہ کے دس سیر گیہون ملتے تھے اسوقت تم نے پانچ سیر گیہون قرض لئے پھر گیہون سستے ہوگئے اور روپیہ کے بیس سیر ملنے لگے تو تم کو وہی پانچ سیر گیہون دینا پڑینگے اسی طرح اگر گران ہوگئے تب بھی جتنے لئے ہین اُتنے ہی دینا پڑین گے مسئلہ جیسے گیہون تم نے دئے تھے اس نے اس سے اچھے گیہون ادا کئے تو اس کا لینا جائز ہے یہ سود نہین مگر قرض دینے کے وقت یہ کہنا درست نہین کہ ہم اِس سے اچھی لینگے البتہ وزن مین زیادہ نہ ہونا چاہئے اگر تم نے دئے ہوئے گیہون سے زیادہ لئے تو یہ ناجائز ہوگیا خوب ٹھیک ٹھیک تول کر لینا دینا چاہئے۔ لیکن تھوڑا اجھکتا تولدیا تو کچھ ڈر نہین مسئلہ کسی سے کچھ روپیہ یا غلہ اس وعدہ پر قرض لیا کہ ایک مہینہ یا پندرہ دِن کے بعد ہم ادا کردین گے اُس نے منظور کیا تب بھی یہ مدت کا بیان کرنا لغو بلکہ ناجائز ہے اگر اس کو اس مدت سے پہلے ضرورت پڑے۔ اور تم سے مانگے یا بے ضرورت ہی مانگے تو تم کو ابھی دینا پڑے گا مسئلہ تم نے دو سیر گیہون یا آٹا وغیرہ کچھ قرض لیا جب اُس نے مانگا تو تم نے کہا بہن اُسوقت گیہون تو نہین ہین اسکے بدلے تم دو آنہ پیسے لے لو اُس نے کہا اچھا تو یہ پیسے اسی وقت سامنے رہتے رہتے دیدینا چاہئے اگر پیسے لکانے اندر گئی اور اس کے پاس سے الگ ہوگئی تو وہ معاملہ باطل ہوگیا اب پھر سے کہنا چاہئے کہ تم اُس اُدھار گیہون کے بدلے دو آنے لیلو مسئلہ

ایک روپیہ کے پیسے قرض لئے پھر پیسے گران ہو گئے اور روپیہ کے ساڑھے پندرہ آنے چلنے لگے تو اب سولہ آنے دینا واجب نہین ہین بلکہ اس کے بدلے روپیہ دیدینا چاہیئے وہ یون نہین کہہ سکتی کہ مین روپیہ نہین لیتی پیسے لئے تھے وہی لاؤ **مسئلہ** گھرون مین دستور ہے کہ دوسرے گھر سے اسوقت دس پانچ روٹی قرض منگالی پھر جب اپنے گھر مین پک گئی گن کر بھیجدی یہ درست ہے

کسی کی ذمہ واری کر لینے کا بیان

مسئلہ نعیمہ کے ذمہ کسی کے کچھ روپئے یا پیسے ہوتے تھے تم اس کی ذمہ واری کر لی کہ اگر یہ نہ دیگی تو ہم سے لے لینا یا یون کہا ہم اسکے ذمہ دار ہیں ہم دیندار ہین یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس سے ذمہ واری معلوم ہوئی اور اس حقدار نے تمہاری ذمہ واری منظور بھی کر لی تو اب اس کی ادائی تمہارے ذمہ واجب ہو گئی اور نعیمہ نہ دیوے تو تم کو دینا پڑین گے اور اس حقدار کو اختیار ہے جس سے چاہے تقاضا کرے چاہے تم سے اور نعیمہ سے اب جبتک نعیمہ اپنا قرض ادا نہ کر دے یا معاف نہ کرائے تب تک برابر تم ذمہ دار ہو گی البتہ اگر وہ حقدار تمہاری ذمہ واری معاف کر دے اور کہدے کہ اب تم سے کچھ مطلب نہیں ہم تم سے تقاضا نہ کرین گے تو اب تمہاری ذمہ واری نہین رہی اور اگر تمہاری ذمہ واری کے وقت ہی اس حقدار نے منظور نہین کیا اور کہا تمہاری ذمہ واری کا ہم کو اعتبار نہین یا اور کچھ کہا تو تم ذمہ دار نہیں ہوئین **مسئلہ** تم نے کسی کی ذمہ واری کر لی تھی اور اسکے پاس روپیہ ابھی نہ تھے اسلئے تم کو دینا پڑے تو اگر تم نے اس قرضدار

کے کہنے سے ذمہ داری کی ہے تب تو جتنا تم نے حقدار کو دیا ہے اس قرضدار
سے لے سکتی ہو اور اگر تم نے اپنی خوشی سے ذمہ داری کی ہے تو دیکھو تمہاری
ذمہ داری کو پہلے کس نے منظور کیا ہے تو ایسا ہی سمجھیں گے کہ تم نے اسکے کہنے سے
ذمہ داری کی لہذا اپنا روپیہ اس سے لے سکتی ہو اور اگر پہلے حقدار نے منظور
کر لیا تو جو کچھ تم نے دیا ہے قرضدار سے لے لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اس کے
ساتھ تمہاری طرف سے احسان سمجھا دے گا کہ ویسے ہی اس کا قرض تم نے
ادا کر دیا وہ خود دیدے تو اور بات ہے **مسئلہ** اگر حقدار نے قرضدار
کو مہینہ بھر یا پندرہ دن وغیرہ کی مہلت دیدی تو اب اتنے دن اس ذمہ
داری کرنیوالے سے بھی تقاضا نہیں کر سکتے **مسئلہ** اور اگر تم نے اپنے
پاس سے دینے کی ذمہ داری واری نہیں کی تھی بلکہ اس قرضدار کا روپیہ
تمہارے پاس امانت رکھا ہوا تھا اسلئے تم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس اس شخص
کی امانت رکھی ہے ہم اس میں دیدینگے پھر وہ روپیہ چوری ہو گیا یا اور کسطرح
جاتا رہا تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی نہ اب تم پر اس کا دینا واجب ہے اور نہ
حقدار تم سے تقاضا کر سکتا ہے **مسئلہ** کہیں جانے کیلئے تم نے کوئی یکہ یا بہلی
کرایہ پر کی اور اس بہلی والے کی کسی نے ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ لے گیا تو میں
اپنی بہلی دیدونگا تو یہ ذمہ داری درست ہے اگر وہ نہ دے تو اس ذمہ دار کو دینا
پڑے گی **مسئلہ** تم نے اپنی چیز کسیکو دی کہ جاؤ اس کو بیچ لاؤ وہ بیچ
لیکن دام نہیں لایا اور کہا کہ دام کہیں نہیں جا سکتے دام کا میں ذمہ دار
ہوں اس سے نہ ملیں تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری نہیں -
مسئلہ کسی نے کہا کہ اپنی مرغی اسی میں بند رہنے دو اگر بلی لیجاوے تو یہ
میرا ذمہ مجھ سے لے لینا یا بکری کو کہا اگر بھیڑیا لیجاوے تو مجھ سے لے لینا

تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں مسئلہ نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر کسی کی ذمہ داری کرے تو وہ ذمہ داری نہیں۔

اپنا قرضہ دوسرے پر اُتار دینے کا بیان

مسئلہ شفیعہ کا تمہارے ذمہ کچھ قرض ہے اور رابعہ تمہاری قرضدار ہے شفیعہ نے تم سے تقاضا کیا تم نے کہا کہ رابعہ ہماری قرضدار ہے تم اپنا قرضہ اسی سے لے لو ہم سے نہ مانگو اگر اسیوقت شفیعہ یہ بات منظور کر لیوے اور رابعہ بھی اسپر راضی ہو جاوے تو شفیعہ کا قرضہ تمہارے ذمہ سے اتر گیا اب شفیعہ تم سے بالکل تقاضا نہیں کر سکتی بلکہ اسی رابعہ سے مانگے چاہے جب ملے اور جتنا قرضہ تم نے شفیعہ کو دلایا ہے اتنا اب تم رابعہ سے نہیں لے سکتیں البتہ اگر رابعہ اس سے زیادہ کی قرضدار ہے تو جو کچھ زیادہ ہے وہ لے سکتی ہو پھر اگر رابعہ نے شفیعہ کو دیدیا تو خیر اور اگر نہ دیا اور مر گئی تو جو کچھ مال اسباب چھوڑا ہے وہ بیچکر شفیعہ کو دلاوینگے اور اس نے کچھ مال نہیں چھوڑا۔ جس سے قرضہ دلاویں یا اپنی زندگی ہی میں مکر گئی اور قسم کھالی کہ تمہارے قرضہ سے مجھ سے کچھ واسطہ نہیں گواہ بھی نہیں ہیں تو اب اس صورت میں پھر شفیعہ تم سے تقاضا کر سکتی ہے اور اپنا قرضہ تم سے لے سکتی ہے اور اگر تمہارے کہنے پر شفیعہ رابعہ سے لینا منظور نہ کرے یا رابعہ اس کو دینے پر راضی نہ ہو تو قرضہ تم سے نہیں اترا۔ مسئلہ رابعہ تمہاری قرضدار نہ تھی تم نے یوں ہی اپنا قرضہ اسپر اتار دیا اور رابعہ نے مان لیا اور شفیعہ نے بھی قبول و منظور کر لیا تب بھی تمہارے ذمہ سے شفیعہ کا قرضہ اتر کر رابعہ کے ذمہ ہو گیا اس لئے اس کا بھی

وہی حکم ہے جو ابھی بیان ہوا اور رشتبا روپیہ رابعہ کو دینا پڑے گا دینے کے بعد تم سے لیوے اور دینے سے پہلے ہی لے لینے کا حق نہیں ہے **مسئلہ** اگر رابعہ کے پاس تمہارے روپیہ امانت رکھے تھے اس لئے تمنے اپنا قرضہ رابعہ پر اُتار دیا پھر وہ روپیہ کسی طرح ضائع ہو گئے تو اب بوذمہ دار نہیں رہی بلکہ اب شفیعہ تم ہی سے تقاضا کریگی اور تم ہی سے لیویگی اب رابعہ سے مانگنے اور لینے کا حق نہیں رہا **مسئلہ** رابعہ پر قرضہ اتار دینے کے بعد اگر تم ہی وہ قرضہ ادا کردو اور شفیعہ کو دیدو یہہ بھی صحیح ہے شفیعہ یہہ نہین کہہ سکتی کہ مین تم سے نہ لون گی بلکہ رابعہ ہی سے لونگی۔

کسی کو وکیل کردینے کا بیان

مسئلہ جس کام کو آدمی خود کر سکتا ہے اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ کسی اور سے کہدے کہ تم ہمارا یہہ کام کر دو جیسے مول لینا کرایہ پر لینا دینا نکاح کرنا وغیرہ مثلاً ماما کو بازار سودا لینے بھیجا یا ماما کے ذریعہ سے بکوائی یا یکہ بہلی کرایہ منگوایا اور جس سے کام کرایا ہے شریعت مین اس کو وکیل کہتے ہیں جیسے ماما کو یا کسی نوکر کو سودا لینے بھیجا تو وہ تمہارا وکیل کہلاویگا۔

مسئلہ تم نے ماما سے گوشت منگوایا وہ اُدھار لے آئی تو وہ گوشت والا تم سے دام کا تقاضا نہین کر سکتا اسی ماما سے تقاضا کرے اور وہ ماما تم سے تقاضا کریگی۔ اسی طرح اگر کوئی چیز تم نے ماما سے بکوائی تو اس لینے والے سے تم کو تقاضا کرنے اور دام کے وصول کرنے کا حق نہین ہے اس نے جس سے چیز پائی ہے اسی کو دام بھی دے گا اور اگر وہ خود تمہیں کو دام دیدے تب بھی جائز ہے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ تم کو نہ دے تو

زبردستی نہین کرسکتین **مسئلہ** تم نے نوکر سے کوئی چیز منگوائی وہ لے آیا اس کو اختیار ہے کہ جبتک تم سے دام نہ لیوے تب تک وہ چیز تم کو ندیوے چاہے اُس نے اپنے پاس سے دام دیدئے ہون یا ابھی ندئے ہون دونون کا ایک حکم ہے البتہ اگر وہ دس پانچ دِن کے وعدہ پر ادھار لایا ہو تو جے دِن کا وعدہ کر آیا ہے اس سے پہلے دام نہین مانگ سکتا **مسئلہ** تم نے سیر بھر گوشت منگوایا تھا وہ ڈیڑھ سیر اُٹھالایا تو پورا ڈیڑھ سیر لینا واجب نہین اگر تم نہ لو تو آدھ سیر اُس کو لینا پڑے گا **مسئلہ** تم نے کسی سے کہا فلانی بکری جو فلانے کے یہان ہے اس کو جاکر دو روپیہ مین لے آؤ تو اب وہ وکیل وہی بکری خود اپنے لئے نہین خرید سکتا غرضکہ جو چیز خاص تم مقرر کرکے تبلادو اس وقت اسکو اپنے لئے خریدنا درست نہین البتہ جو دام تم نے تبلائے ہین اس سے زیادہ مین خرید لیا تو اپنے لئے خریدنا درست ہی اور اگر تم نے کچھ دام نہ تبلائے ہون تو کسی طرح اپنے لئے نہین خرید سکتا **مسئلہ** اگر تم نے کوئی خاص بکری نہین تبلائی بس اتنا کہا کہ ایک بکری کی ضرورت ہے ہم کو خرید دو تو وہ اپنے لئے بھی خرید سکتا ہے جو بکری چاہے اپنے لئے خریدے اور جو چاہے تمہارے لئے اگر خود لینے کی نیت سے خریدے تو اس کی ہوئی اور اگر تمہاری نیت سے خریدے تو تمہاری ہوئی اور اگر تمہارے دئے داموں سے خریدی تو بھی تمہاری ہوئی چاہے جس نیت سے خریدے **مسئلہ** تمہارے لئے اس نے بکری خریدی پھر ابھی تم کو دینے نہ پایا تھا کہ بکری مرگئی یا چوری ہوگئی تو اس بکری کے دام تم کو دینا پڑین گے اگر تم کہو کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی ہمارے لئے نہین خریدی تو اگر تم پہلے اسکو دام دے چکے ہو تو تمہارے گئے اور اگر تم نے ابھی دام

نہین دے اور وہ اب دام مانگتا ہے تو تم قسم کہا جاؤ کہ تو نے اپنے لیئے خریدی
تھی تو اس کی بکری گئی اور اگر قسم نہ کہا سکو تو اس کی بات کا اعتبار کرو
مسئلہ اگر نوکر یا ماما کوئی چیز گران خرید لائی تو اگر تہوڑا ہی فرق ہو تب
تو تم کو لینا پڑے گی اور دام دینا پڑین گے اور اگر بہت زیادہ گران لے
آئی کہ اتنے دام کوئی نہین لگا سکتا تو اس کا لینا واجب نہین۔ اگر نہ لو
تو اسکو لینا پڑیگا۔
مسئلہ تم نے کسیکو کوئی چیز بیچنے کو دی تو اسکو یہ جائز نہین
خود لیلوے اور دام تمکو دیوے اسی طرح اگر تم نے کچھ منگوایا کہ فلانی چیز خرید لاؤ
تو وہ اپنی چیز نہین دے سکتا اگر اپنی چیز دینا یا خود لینا منظور ہو تو صاف صاف کہدے
کہ یہ چیز مین لیتا ہون مجکو دیدو یا یون کہدے کہ یہ میری چیز تم لے لو اور اتنے
دام دیدو بغیر بتلائے ہوئے ایسا کرنا جایز نہین مسئلہ تم نے ماما سے
بکری کا گوشت منگوایا وہ گائے کا لے آئی تو تم کو اختیار ہے چاہے لو چاہے
نہ لو اسیطرح تم نے آلو منگوائے وہ بھنڈی یا کچھ اور لے آئی تو اسکا لینا جایز
ضروری نہین اگر تم انکار کردو اسکو لینا پڑیگی مسئلہ تم نے ایک پیسہ کی چیز
منگوائی وہ دو پیسہ کی لے آئی تو تم کو اختیار ہے کہ ایک ہی پیسہ کیموافق
لو اور ایک پیسہ کی جو زائد لائی وہ اسی کے سر ڈالو مسئلہ تم نے دو شخصونکو
بھیجا کہ فلانی چیز خرید لاؤ تو خریدتے وقت دونون کو موجود رہنا چاہیے فقط
ایک آدمی کو خریدنا جایز نہیں اگر ایک ہی آدمی خریدے تو وہ بیع موقوف ہے جب تم منظور
کرلوگی تو صحیح ہو جاویگی مسئلہ تم نے کسی سے کہا کہ ہمین ایک گائے یا بکری یا اور کچھ لا
کہ فلانی چیز لاؤ اسنے خود ہمین خریدا بلکہ کسی دوسرے کو یا اپنے خریدا تو اسکا لینا تمہارے ذمہ
واجب نہیں چاہے لو چاہے نہ لو دونو اختیار ہین البتہ اگر وہ خود تمہارے لیئے

خریدے تو تم کو لینا پڑے گا

وکیل کے برطرف کردینے کا بیان

وکیل کے موقوف اور برطرف کرنے کا تم کو ہر وقت اختیار ہے مثلاً تم نے کسی سے کہا تھا ہم کو ایک بکری کی ضرورت ہے کہیں مل جائے تو لے لینا پھر منع کر دیا کہ اب نہ لینا اب اُس کو لینے کا اختیار نہیں اگر اب لیوے گا تو اسی کے سر پڑیگی تم کو نہ لینا پڑیگی **مسئلہ۔** اگر خود اس کو نہیں منع کیا بلکہ خط لکھ بھیجا یا آدمی بھیجکر اطلاع کر دی کہ اب نہ لینا تب بھی وہ برطرف ہو گیا اور اگر تم نے اطلاع نہیں دی کسی اور آدمی نے اپنے طور پر اس سے کہدیا کہ تم کو فلانے نے برطرف کر دیا ہے اب نہ خریدنا تو اگر دو آدمیوں نے اطلاع دی ہو یا ایک ہی نے اطلاع دی مگر وہ معتبر اور پابند شرع ہے تو برطرف ہو گیا اور اگر ایسا نہ ہو تو برطرف نہیں ہوا اگر وہ خرید لے تو تمکو لینا پڑے گا۔

مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام

مسئلہ۔ تم نے تجارت کے لئے کسیکو کچھ روپیہ دیئے کہ تجارت کرو جو کچھ نفع ہوگا وہ ہم تم بانٹ لیوینگے یہہ جائز ہے اس کو مضاربت کہتے ہیں لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں اگر اُن شرطوں کیموافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو ناجائز اور فاسد ہے ایک تو جتنا روپیہ دینا ہو وہ بتلادو اور اس کو تجارت کے لئے دیدو اپنے پاس نہ رکھو اگر روپیہ اس کے حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو یہہ معاملہ فاسد ہے۔ دوسری یہ کہ نفع بانٹنے کی صورت طے کر لو اور بتلادو کہ تم کو کتنا ملے گا اور اس کو کتنا اگر یہ بات طے نہیں ہوئی بس اتنا ہی کہا کہ

نفع ہم تم دونون بانٹ لیوین گے تو یہ فاسد ہے تیسری یہ کہ نفع تقسیم کرنے کو
اس طرح شرط کرو جس قدر نفع ہو اس مین سے دس روپیہ ہمارے باقی
تمھارے یا دس روپیہ تمھارے باقی ہمارے غرض کہ کچھ خاص رقم مقرر نہ کرو
کہ اتنی ہماری یا اتنی تمھاری بلکہ یون طے کرو کہ آدھا ہمارا آدھا تمھارا یا ایک
حصہ اس کا دو حصہ اس کے یا ایک حصہ ایک کا باقی تین حصے دوسرے کے
غرضکہ نفع کی تقسیم حصون کے اعتبار سے کرنا چاہئے نہین فاسد ہوجاویگا
اگر کچھ نفع ہوگا تب تو وہ کام کرنے والا اس مین سے اپنا حصہ پاوے گا اور اگر
کچھ نفع نہ ہوا کچھ نہ پاوے گا اگر یہ شرط کرلی کہ اگر نفع نہ ہوا تب بھی تم کو اصل مال مین
سے اتنا دینگے ۔ تو یہ معاملہ فاسد ہے اسی طرح اگر یہ شرط کی کہ اگر نقصان ہوگا
تو اس کام کرنے والے کے ذمہ پڑیگا یا دونون کے ذمہ ہوگا یہ بھی فاسد ہے
بلکہ حکم یہ ہے کہ جو کچھ نقصان ہو وہ مالک کے ذمہ ہے اسی کا روپیہ گیا مسئلہ
جب تک اُسکے پاس روپیہ موجود ہو اور اُس نے اسباب نہ خریدا ہو۔
تب تک تم کو اُسکے موقوف کر دینے اور روپیہ واپس لے لینے کا اختیار ہے
اور جب وہ مال خرید چکا تو اب موقوفی کا اختیار نہین ہے مسئلہ اگر یہ شرط
کی کہ تمھارے ساتھ ہم کام کرینگے یا ہمارا فلان آدمی تمھارے ساتھ کام کریگا
تو یہ فاسد ہے مسئلہ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ معاملہ صحیح ہوا ہے کوئی
واہیات شرط نہین لگائی ہے تو نفع مین دونون شریک ہین جس طرح طے
کیا ہو بانٹ لین اور اگر کچھ نفع نہ ہوا یا نقصان ہوا تو اس آدمی کو کچھ نہ ملیگا
اور نقصان کا تاوان اس کو نہ دینا پڑے گا اور اگر وہ معاملہ فاسد ہوگیا ہے۔
تو پھر وہ کارندہ نفع مین شریک نہین ہے بلکہ وہ بمنزلہ نوکر کے ہے یہ دیکھو کہ
اگر ایسا آدمی نوکر رکھا جاوے تو کتنی تنخواہ دینی پڑے گی بس اتنی ہی تنخواہ اسکو

ملکی نفع ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی بہرحال تنخواہ پاوے اور نفع سب مالک کا ہے لیکن اگر تنخواہ زیادہ بیٹھتی ہے اور جو ٹھیرا تھا اگر اسکے حساب سے دین تو کم بیٹھتا ہے تو اس صورت مین تنخواہ نہ دلوین گے نفع بانٹ دیوین گے۔

مسئلہ چونکہ اس قسم کے مسئلو نکی عورتون کو نہایت کم ضرورت پڑتی ہے اس لئے ہم زیادہ نہین لکھتے۔ جب کبھی ایسا معاملہ ہوا کرے اس کی ہر بات و کسی سے پوچھ لیا کرو تاکہ گناہ نہ ہو۔

امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان

مسئلہ کسی نے کوئی چیز تمہارے پاس امانت رکھائی اور تم نے لی تو اب اس کی حفاظت کرنا واجب ہو گیا اگر حفاظت مین کوتائی کی اور وہ چیز ضائع ہو گئی تو اس کا تاوان یعنی ڈانڈ دینا پڑے گا البتہ اگر حفاظت مین کوتاہی نہین ہوئی پھر بھی کسی وجہ سے جاتی رہی مثلاً چوری ہو گئی یا گھر مین آگ لگ گئی اسمین جل گئی تو اسکا تاوان وہ نہین لے سکتی بلکہ اگر امانت رکھتے وقت یہہ اقرار بھی کر لیا کہ اگر جاتی رہے تو مین ذمہ وار ہون مجھ سے دام لیلینا تب بھی اسکو تاوان لینے کا اختیار نہین یون تم اپنی خوشی سے دیدو وہ اور بات ہے۔

مسئلہ کسینے کہا مین ذرا کام سے جاتی ہون میری چیز رکھ لو تم نے کہا اچھا رکھدو یا تم کچھ نہین بولین وہ تمہارے پاس رکھ کے چلی گئی تو امانت ہو گئی البتہ اگر تم نے صاف صاف کہدیا کہ مین نہین جانتی اورکسی کے پاس رکھجا و یا اور کچھ کہکے انکار کردیا پھر بھی وہ رکھ کے چلی گئی تو اب وہ چیز تمہاری امانت مین نہین ہے البتہ اگر اس کے چلے جانے کے بعد تم نے اٹھا کر رکھ لیا ہو تو اب امانت ہو جاویگی۔ مسئلہ کئی عورتین بیٹھی تھین ان کے سپرد کر کے چلی گئی

تو سب پر اس چیز کی حفاظت واجب ہے اگر وہ چھوڑ کر چلی گئی اور وہ چیز
جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور اگر سب ساتھ نہیں اُٹھیں ایک ایک کرکے
اُٹھیں تو جو سب سے اخیر میں رہ گئی اسکے ذمہ حفاظت ہو گئی اب وہ اگر چلی گئی
اور چیز جاتی رہی تو اسی سے تاوان لیا جاویگا مسئلہ جس کے پاس کوئی
امانت ہو اس کو اختیار ہے کہ چاہے خود اپنے پاس حفاظت سے رکھے
یا اپنی ماں اپنے شوہر وغیرہ کسی ایسے رشتہ دار کے پاس رکھا دیوے کہ ایک
ہی گھر میں اسکے ساتھ رہتے ہوں جن کے پاس اپنی چیز بھی ضرورت کیوقت
رکھا دیتی ہو لیکن کوئی دیانتدار نہ ہو تو اس کے پاس رکھنا درست نہیں اگر جان
بوجھ کے ایسے غیر معتبر کے پاس رکھدی تو ضائع ہو جانے پر تاوان دینا
پڑے گا اور ایسے رشتہ دار کے سوا کسی اور کے پاس بھی پرائی امانت کا رکھنا
بدون مالک کی اجازت کے درست نہیں چاہے وہ بالکل غیر ہو یا کوئی رشتہ دار
بھی لگتا ہو اگر اوروں کے پاس رکھا دیا تو بھی ضائع ہو جانے پر تاوان دینا
پڑے گا البتہ وہ غیر اگر ایسا شخص ہے کہ یہ اپنی چیزیں بھی اسکے پاس رکھتی ہے تو
درست ہے مسئلہ کسی نے کوئی چیز رکھائی اور تم بھول گئی اسے وہیں چھوڑ کر
چلی گئیں تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا یا کوٹھڑی صندوقچہ وغیرہ کا
قفل کھول کے تم چلی گئیں اور وہاں ایرے غیرے سب جمع ہیں تب بھی ضائع
ہو جانے سے تاوان دینا ہوگا مسئلہ گھر میں آگ لگ گئی تو ایسے وقت غیر کے
پاس بھی امانت کا رکھنا جائز ہے لیکن جب وہ عذر جاتا رہے تو فوراً لے لینا چاہئے
اگر اب واپس نہ لیویگی تو تاوان دینا پڑے گا اسی طرح مرتے وقت اگر کوئی اپنے
گھر کا آدمی موجود نہ ہو پڑوسی کے سپرد کر دینا درست ہے مسئلہ اگر کسی نے
کچھ روپیہ پیسہ امانت رکھائے تو بعینہ ان ہی روپیہ پیسوں کا حفاظت سے رکھنا

واجب ہے نہ تو اپنے روپیون مین ان کا ملانا جائز ہے اور نہ ان کا خرچ
کرنا جائز یہ نہ سمجھو کہ روپیہ روپیہ سب برابر لاؤ اس کو خرچ کر ڈالین جب مانگے گی
تو اپنا روپیہ دیدینگے البتہ اگر اس نے اجازت دیدی ہو تو ایسے وقت خرچ کرنا
درست ہے لیکن اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہی روپیہ تم الگ رہنے دو تب تو وہ
امانت سمجھا جاوے گا اگر جاتا رہا تو تاوان دینا پڑے گا اور اگر تم نے اجازت
سے خرچ کر دیا تو اب تمہارے ذمہ قرض ہو گیا امانت نہین رہی لہذا اب بہرحال
تم کو دینا پڑے گا اگر خرچ کرنے کے بعد تم نے اتنا ہی روپیہ اسکے نام سے
الگ کر کے رکھدیا تب بھی وہ امانت نہین وہ تمہارا ہی روپیہ ہے اگر چوری گیا
تو تمہارا گیا اس کو پھر دینا پڑے گا غرضکہ خرچ کرنے کے بعد جبتک اس کو ادا نہ
کرو گی تب تک تمہارے ذمہ رہے گا **مسئلہ** سو روپئے کسینے تمہارے پاس
امانت رکھائے اس مین سے پچاس تم نے اجازت لیکر خرچ کر ڈالے تو پچاس
روپئے تمہارے ذمہ قرض گئے اور پچاس امانت ہین اب جب تمہارے
روپیہ ہو تو اپنے پاس کے پچاس روپیہ اُس امانت کے پچاس روپیہ
مین نہ ملاؤ اگر اُس مین ملادو گی وہ بھی امانت نہ رہینگے یہہ پورے سَو
تمہارے ذمہ ہو جاوینگے اگر جاتے رہے تو پورے سو دینا پڑینگے
کیونکہ امانت کا روپیہ اپنے روپیون مین ملادینے سے امانت نہین رہتا
بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور بہرحال مین دینا پڑتا ہے **مسئلہ** تم نے اجازت
لیکر اس کے سو روپیہ اپنے سو روپیہ مین ملادئے روپیہ دونون کی شرکت
مین ہو گیا اگر چوری ہو جائے تو دونون کا گیا کچھ نہ دینا پڑے گا اور اگر
اس مین سے کچھ چوری ہو گیا کچھ رہ گیا تب بھی آدھا اس کا گیا اور آدھا
اسکا اگر ایک سو ایک کے ہون دو سو ایک کے تو اس کے حصّہ کے موافق

اس کا جاوے گا اس کے حصہ کیموافق اس کا مثلاً اگر بارہ روپیے جاتے رہے تو چار روپیہ ایک سو روپیے والے کے گئے اور آٹھ روپیہ دو سو روپیہ والے کے یہ حکم اسی وقت ہے جب اجازت سے ملائے ہون اور اگر بغیر اجازت کے اپنے روپیہ مین ملا دیا ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا کہ امانت کا روپیہ بلا اجازت اپنے روپیہ مین ملا لینے سے قرض ہو جاتا ہے اس لئے اب وہ روپیہ امانت نہین رہا جو کچھ گیا تمہارا گیا اس کا روپیہ بہرحال دینا پڑے گا مسئلہ کسی نے بکری یا گاے وغیرہ امانت رکھائی تو اس کا دودھ پینا اور کسی طرح اس سے کام لینا درست نہین البتہ اجازت سے یہ سب جائز ہو جاتا ہے بلا اجازت جتنا دودھ لیا ہے اس کے دام دینے پڑین گے مسئلہ کسی نے ایک کپڑا یا زیور یا چار پائی وغیرہ رکھائی اس کی بلا اجازت اس کا برتنا درست نہین اگر اس نے بلا اجازت کپڑا یا زیور پہنا یا چار پائی پر لیٹی بیٹھی اور اس برتنے کے زمانہ مین وہ کپڑا پھٹ گیا یا چور لے گیا یا زیور چار پائی وغیرہ ٹوٹ گئی یا چوری ہو گئی تو تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اگر توبہ کر کے پھر اسی وقت سے رکھ دیا پھر کسی طرح ضایع ہوا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔ مسئلہ صندوق مین سے امانت کا کپڑا نکالا کہ شام کو یہی پہن کر فلانی جگہ جاؤن گی پھر پہننے سے پہلے ہی وہ جاتا رہا تو بھی تاوان نہ دینا پڑے گا مسئلہ امانت کی گاے یا بکری وغیرہ بیمار پڑ گئی تم نے اس کی دوائی اس دوا سے وہ مر گئی تو تاوان دینا پڑیگا اور اگر دوا نہ کی اور وہ مر گئی تو تاوان نہ دینا ہوگا مسئلہ کسی نے رکھنے کو روپیہ دیا تم نے بٹوہ مین ڈال لیا بازار مین باندھلیا لیکن ڈالتے وقت روپیہ ازار بند بٹوہ مین نہیں پڑا بلکہ نیچے گر گیا مگر تم یہی سمجھیں کہ بٹوہ مین رکھ لیا تو تاوان نہ دینا پڑے گا مسئلہ جب وہ اپنی

امانت مانگے تو فوراً اس کو دیدینا واجب ہے بلا عذر نہ دینا اور دیر نہ کرنا جائز نہیں اگر کسی نے اپنی امانت مانگی تم نے کہا بہن اسوقت ہاتھ خالی نہیں کل لے لینا اسنے کہا اچھا کل ہی سہی تب تو خیر کچھ ہرج نہیں اور اگر وہ کل لے لینے پر رضامند نہ ہوئی اور ندینے سے خفا ہو کر چلی گئی تو اب وہ چیز امانت نہیں رہی اب اگر جاتی رہے گی تو تم کو تاوان دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** کسی نے اپنا آدمی امانت مانگنے کیلئے بھیجا تم کو اختیار ہے کہ اس آدمی کو نہ دو اور کہلا بھیجو کہ وہ خود ہی آکر اپنی چیز لیجاوین ہم کسی اور کو نہ دینگے اور اگر تم نے اس کو سچا سمجھ کر دیدیا اور پھر مالک نے کہا کہ مین نے اس کو نہ بھیجا تھا تم نے کیون دیا وہ تم لے سکتا ہے اور تم اس آدمی سے وہ شے لوٹا سکتے ہو اور اگر اسکے پاس سے وہ شے جاتی رہی تم اس سے دام نہیں لے سکتے اور مالک تم سے دام لے لیگا۔

مانگے کی چیز کا بیان

کسی سے کوئی کپڑا یا زیور یا چارپائی برتن وغیرہ کوئی چیز کچھ دن کیلئے مانگ لی کہ ضرورت نکل جانے کے بعد دیجاوین گی تو اسکا حکم بھی امانت کیطرح ہے اب اس کو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا واجب اگر باوجود حفاظت کے جاتی رہے تو جس کی چیز ہے اس کو تاوان لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اگر تم نے اقرار کرلیا ہو کہ اگر جاویگی تو ہم سے دام لینا تب تاوان لینا درست نہیں البتہ اگر حفاظت نہ کی اس وجہ سے جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور مالک کو ہر وقت اختیار ہے جب چاہے اپنی چیز لے لیوے تم کو انکار کرنا درست نہیں اگر مانگنے پر ندے تو پھر ضائع ہو جانے پر تاوان دینا

پڑے گا **مسئلہ** جس طرح برتنے کی اجازت مالک نے دی اسی طرح برتنا جائز
ہے اسکے خلاف کرنا درست نہین اگر خلاف کریگی تو جاتے رہنے پر تاوان
دینا پڑیگا جیسے کسی نے اوڑھنے کو دوپٹہ دیا اس کو بچھا کر لیٹی اسلئے وہ خراب ہو گیا
یا چارپائی پر اتنے آدمی لدگئے کہ وہ ٹوٹ گئی یا سیسہ کا برتن آگ پر رکھ دیا
وہ ٹوٹ گیا یا اور کچھ ایسی خلاف بات کی تو تاوان دینا پڑے گا اگر چیز مانگ لائی
اور یہ بدنیتی کی کہ اب اس کو لوٹا کر نہ دون گی بلکہ ہضم کر جاؤن گی تب بھی تاوان
دینا پڑے گا **مسئلہ** ایک یا دو دن کے لئے کوئی چیز منگوائی تو اب ایک
دو دن کے بعد پھیر دینا ضروری ہے جتنے دن کے وعدہ پر لائی تھی اتنے دن
کے بعد اگر نہ پھیرگی تو جاتی رہنے پر تاوان دینا پڑے گا **مسئلہ** جو چیز مانگی
لی ہے دیکھنا چاہئے اگر مالک نے زبان سے صاف کہدیا کہ چاہو خود برتو چاہو
دوسرے کو دو مانگنے والی کو درست ہے کہ دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دیدے
اسیطرح اگر اس نے صاف تو نہین کہا مگر اس سے میل جول ایسا ہے کہ اسکو
یقین ہے کہ ہر طرح اس کی اجازت ہے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر مالک نے صاف
منع کر دیا کہ دیکھو تم خود برتنا کسی اور کو مت دینا تو اس صورت مین کسی طرح
درست نہین کہ دوسرے کو برتنے کیلئے دیجاوے اور اگر مانگنے والی نے یہ
کہکر منگائی کہ مین برتون اور مالک نے دوسرے کے برتنے سے نہ منع کیا
اور نہ صاف اجازت دی تو اس چیز کو دیکھو کیسی ہے اگر وہ ایسی ہے کہ سب
برتنے والے اسکو ایک ہی طرح برتا کرتے ہیں برتنے مین فرق نہین ہوتا تب
تو خود بھی برتنا درست ہے اور دوسرے کو برتنے کے لئے بھی دینا درست ہے
اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ سب برتنے والے اس کو ایک طرح نہین برتا کرتے
بلکہ کوئی اچھی طرح برتتا ہے کوئی بری طرح تو ایسی چیز تم دوسرے کو برتنے کو نہ دو

کیونکہ اسلئے نہین دیسکتی ہو اسی طرح اگر یہہ کہکر منگائی ہے کہ ہمارا فلانا رشتہ دار یا ملاقاتی برتے گا اور مالک نے تمہارے برتنے نہ برتنے کا ذکر نہین کیا تو اس صورت مین بھی یہی حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کی چیز تو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز کو تم نہین برت سکوگی صرف وہی برتے گا جسکے برتنے کے نام لیا نہ دوسرے کے اور مالک نے بھی کچھ نہین کہا تو اسکا حکم یہ ہے کہ اول قسم کی چیز کو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسرے کو بھی برتنے کے لیے دیسکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز مین یہہ حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کو تو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسرے کو بھی برتنے کیلیے دیسکتی اور دوسری قسم کی چیز مین یہہ حکم ہے کہ اگر تم نے برتنا شروع کر دیا تب تو دوسرے کو برتنے کیو اسطے نہین دیسکتین اور اگر دوسرے سے برتوا لیا تو تم نہین برت سکتین خوب سمجھ لو مسئلہ ماں باپ وغیرہ کسیکو چھوٹے نابالغ کی چیز کا مانگے دینا جائز نہین ہے اور وہ چیز جاتی رہے تو تاوان دینا پڑے گا اسی طرح اگر خود نابالغ اپنی چیز دیوے اسکا لینا بھی جایز نہین مسئلہ کسی سے کوئی چیز مانگ لائی گئی پھر وہ مالک مرگیا تو اب مرنیکے بعد وہ مانگے کی چیز مانگ لائی گئی پھر وہ مالک مرگیا تو اب مرنیکے بعد وہ مانگ کی چیز نہین رہی اب اُس سے کام لینا درست نہین اسیطرح اگر مانگنے والی مری تو اسکے وارثون کو اس سے نفع اٹھانا درست نہین ۔

ہبہ یعنی کسیکو کچھ دیدینے کا بیان

مسئلہ تم نے کسیکو کوئی چیز دی اور اُس نے منظور کر لیا یا منہہ سے کچھ نہین کہا بلکہ تم نے اُسکے ھاتھ پر رکھدیا اور اس نے لیلیا تو اب وہ چیز اسیکی ہوگئی اب تمہاری نہیں رہی بلکہ وہی اسکی مالک ہے اسکو شرع مین ہبہ

کہتے ہین لیکن اس کی کئی شرطین ہین ایک تو اُسکے حوالہ کر دینا اور اسکا قبضہ کر لینا ہے اگر تم نے کہا یہ چیز ہم نے تم کو دیدی اس نے کہا ہم نے لے لی لیکن ابھی تم نے اُسکے حوالہ نہین کی تو یہ دینا صحیح نہین ہوا ابھی وہ چیز تمہاری ہی ملک میں ہے البتہ اگر اُس نے اس چیز پر اپنا قبضہ کر لیا تو اب قبضہ کر لینے کے بعد اُس کی مالک بنی مسئلہ تم نے وہ دی ہوئی چیز اُسکے سامنے اس طرح رکھدی کہ اگر وہ اُٹھانا چاہے تو لے سکے اور کہدیا کہ لو اس کو لیلو تو اس پاس رکھدینے سے وہ مالک بن گئی ایسا سمجھین گے کہ اس نے اُٹھالیا اور قبضہ مین کر لیا مسئلہ بند صندوق مین کچھ کپڑے دیدئے لیکن اس کُنجی نہین دی تو یہ قبضہ نہین ہوا جب کُنجی دیویگی تب قبضہ ہوگا اُسوقت اس کی مالک بنیگی۔ مسئلہ کسی بوتل مین تیل رکھا ہے اور کچھ رکھا ہے تم نے وہ بوتل کسیکو دیدی لیکن تیل نہین دیا تو یہ دینا صحیح نہین اگر وہ قبضہ کر لے تب بھی اس کی مالک نہ ہوگی جب اپنا تیل نکال کے دوگی تب وہ مالک ہوگی اور اگر تیل اسکو دیدیا مگر بوتل نہین دی اور اس نے بوتل سمیت لے لیا کہ ہم خالی کر کے پھر دین گے تو یہہ تیل کا دینا صحیح ہے قبضہ کر لینے کے بعد مالک بن جاوے گی غرضکہ جب برتن وغیرہ کوئی چیز دو تو خالی کر کے دینا شرط ہے بغیر خالی کئے دینا صحیح نہین ہے اسی طرح اگر کسی نے مکان دیا تو اپنا سارا مال اسباب نکال کے خود بھی اس گھر سے نکل کے دینا چاہیئے مسئلہ اگر کسیکو آدھی یا تہائی یا چوتھائی چیز دی پوری چیز نہ دی اسکا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم کی چیز ہے آدھی بانٹ دینے کے بعد بھی کام کی رہے گی یا نہ رہے گی اگر بانٹ دینے کے بعد اس کام کی نہ رہے گی جیسے چکی کہ اگر بیچوں بیچ سے توڑ کے دیدو تو پیسنے کے کام نہ رہے گی اور جیسے چوکی پلنگ پتیلی لوٹا کٹورا پیالہ صندوق جانور وغیرہ ایسی

چیزوں کو بغیر تقسیم کئے بھی آدھی تہائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے اگر قبضہ
کرلے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اس کی مالک بن گئی اور وہ چیز ساجھے مین ہوگئی
اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے زمین گھر کپڑے کا
تھان جلانے کی لکڑی اناج غلہ دودھ دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کئے ان کا بیان
صحیح نہین ہے اگر تم نے کسی سے کہا ہم نے اس برتن کا آدھا گھی تم کو دیدیا یا وہ
کہے ہم نے لیلیا تو یہ دینا صحیح نہین ہوا بلکہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کرلے تب
بھی اس کی مالک نہین ہوئی ابھی سارا گھی تمہارا ہی ہے ہان اس کے بعد اسمین کا
آدھا گھی الگ کرکے اس کے حوالہ کردو تو اب البتہ اس کی مالک ہوجاویگی ۔

مسئلہ ایک تھان یا ایک مکان یا باغ وغیرہ دو آدمیون نے آدھا آدھا خریدا
توجب تک تقسیم نہ کرلو تب تک اپنا آدھا حصہ کسی کو دیدینا صحیح نہین ۔

مسئلہ آٹھ آنہ یا بارہ آنہ پیسے دو شخصون کو دئے کہ تم دونون آدھے آدھے
لے لو یہ صحیح نہین بلکہ آدھے آدھے تقسیم کرکے دینا چاہئے ۔ اور اگر ایک روپیہ
یا ایک پیسہ دو آدمیون کو دیا تو یہ دینا صحیح ہے مسئلہ بکری یا گائے وغیرہ
کے پیٹ مین بچہ ہے تو پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا دیدینا صحیح نہین ہے بلکہ
اگر پیدا ہونے کے بعد وہ قبضہ بھی کرلے تب بھی مالک نہین اگر دینا ہو تو پیدا
ہونے کے بعد پھر سے دیوین مسئلہ کسی نے بکری دی اور کہا کہ اس کے
پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو ہم نہین دیتے وہ ہمارا ہی ہے تو بکری اور بچہ دونو
اسی کے ہوگئے پیدا ہونے کے بعد بچہ لے لینے کا اختیار نہین ہے ۔

مسئلہ ۔ تمہاری کوئی چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہے تم نے اس کو دیدی
تو اس صورت مین فقط اتنا کہدینے سے کہ مین نے لے لیا اس کی مالک ہوجاویگی
اب جاکر دوبارہ اس پر قبضہ کرنا شرط نہین ہے کیونکہ وہ چیز تو اسکے

پاس ہی ہے **مسئلہ** نابالغ لڑکا یا لڑکی اپنی چیز کسی کو دیدے تو اس کا
دینا صحیح نہین ہے اور اس کی چیز لینا بھی درست نہین ہے اس مسئلہ کو خوب
یاد رکھو بہت اس مین مبتلا ہین ۔

بچون کو دینے کا بیان

ختنہ وغیرہ کسی تقریب مین چھوٹے بچون کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص
اس بچہ کو دینا مقصود نہین ہوتا بلکہ مان باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے اسلئے وہ
سب نیوتہ بچہ کی ملک نہین بلکہ مان باپ اس کے مالک جو چاہین سو کرین
البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دیوے پھر وہی بچہ اس کا مالک ہے
اگر بچہ سمجھدار ہے تو خود اسی کا قبضہ کر لینا کافی ہے جب قبضہ کر لیا تو مالک
ہوگیا اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ نہ کرنے کے لایق نہ ہو تو اگر باپ ہو تو اگر
باپ ہو تو اس کے قبضہ کر لینے سے اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے
سے بچہ مالک ہوجاوے گا ۔ اگر باپ دادا نہ ہون تو وہ بچہ جس کی پرورش
مین ہے اس کو قبضہ کرنا چاہیئے اور باپ دادا کے ہو مان نانی دادی وغیرہ
اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہین ہے **مسئلہ** ۔ اگر باپ یا اس کے نہ ہونیکے
وقت دادا اپنے بیٹے پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو بس اتنا کہہ دینے
ہبہ صحیح ہوجاوے گا کہ مین نے اس کو یہ چیز دیدی اور باپ دادا نہ ہو
اس وقت مان بھائی وغیرہ بھی اگر اس کو کچھ دینا چاہین اور وہ بچہ ان کی
پرورش مین بھی ہو ان کے اس کہدینے سے بھی وہ بچہ مالک ہوگیا کسی
کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہین ہے **مسئلہ** جو چیز ہو اپنی سب اولاد کو برابر
برابر دینا چاہیئے لڑکا لڑکی سب کو برابر دیوے اگر کبھی کسیکو کچھ زیادہ

دیدیا تو بھی خیر کچھ حرج نہین لیکن جسے کم دیا اس کو نقصان دینا مقصود نہ ہو نہیں تو کم دینا درست نہین ہے **مسئلہ** جو چیز نابالغ کی ملک ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس بچہ ہی کے کام مین لگانا چاہئے کسی کو اپنے کام مین لانا جائز نہین خود ماں باپ بھی اپنے کام مین نہ لاوین نہ کسی اور بچہ کے کام مین لگا دین **مسئلہ** اگر ظاہر مین بچہ کو دیا مگر یقیناً معلوم ہے کہ منظور تو ماں باپ ہی کو دینا ہے مگر اس چیز کو حقیر سمجھکر بچہ ہی کے نام سے دیدو تو ماں باپ کی ملک ہے جو چاہین کرین پھر اس مین بھی دیکھ لین اگر ماں کے علاقہ دارون نے دیا ہے تو ماں کا ہے اور اگر باپ کے علاقہ دارون نے دیا ہے تو باپ کا ہے **مسئلہ** اپنے نابالغ لڑکی کے لئے کپڑے بنوائے تو وہ لڑکا مالک ہو گیا نابالغ لڑکی کیلئے زیور گہنا بنوایا تو وہ لڑکی اس کی مالک بن گئی اب اُن کپڑون کا یا اس زیور کا کسی اور لڑکا لڑکی کو دینا درست نہین جس کے بنوائے ہیں اسیکو دیوے البتہ اگر بنانے کیوقت صاف کہدیا کہ یہ میری ہی چیز ہے مانگے کے طور پر دیتی ہون تو بنوانیوالی کی رہے گی اکثر دستور ہے کہ بڑی بہنین بعض وقت چھوٹی نابالغ بہنون سے یا خود ماں اپنی لڑکی سے دوپٹہ وغیرہ کچھ مانگ لیتی ہین تو انکو انکی چیز کا ذرا دیر کے لئے مانگے لینا بھی درست نہین **مسئلہ** جس طرح خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہین سکتا اسی طرح باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز کے دینے کا اختیار نہین اگر ماں باپ اس کی چیز کسی کو بالکل دیدین یا ذرا دیر کچھ دن کیلئے مانگے دیوین تو اس کا لینا درست نہین البتہ اگر ماں باپ کو بہت کیوجہ سے نہایت ضرورت ہوا اور وہ چیز کہین اور سے ان کو نہ مل سکے تو مجبوری اور لاچاری کے وقت اپنی اولاد کی چیز لے لینا درست ہے **مسئلہ** ماں باپ وغیرہ کو بچہ کا مال کسیکو قرض دینا بھی صحیح نہین بلکہ خود قرض لینا بھی صحیح

نہیں خوب یاد رکھو

دیکر پھیر لینے کا بیان

مسئلہ کچھ پھیر لینا بڑا گناہ ہے لیکن اگر کوئی واپس لیلوے اور جس کو دی تھی وہ اپنی خوشی سے دے بھی دیوے تو اب اس کی مالک بنجائے گی مگر بعضی باتیں ایسی ہیں جس سے پھیر لینے کا بالکل اختیار نہیں رہتا مثلاً تم نے کسیکو بکری دی اس نے کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا تو پھرنے کا اختیار نہیں ہے یا کسیکو زمین دی اس میں اس نے گھر بنالیا یا باغ لگا یا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں یا دینے کے بعد اس نے کپڑے کو سی لیا یا رنگ لیا یا دھلا یا تو اب پھیرنے اختیار نہیں مسئلہ تم نے کسیکو بکری دی دو ایک بچہ ہوئے تو پھیرنے کا اختیار باقی ہے لیکن اگر پھیرے تو صرف بکری پھیر سکتی ہے وہ بچہ نہیں لے سکتی مسئلہ دینے کے بعد اگر دینے والا مرجائے تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں مسئلہ تم کو کسی نے کوئی چیز دی پھر اس کے بدلے میں تم نے بھی کوئی چیز اس کو دیدی اور کہدیا لو بہن اس کے عوض تم یہ لے لو تو بدلہ دینے کے بعد اب اس کو پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے البتہ اگر تم نے یہ نہیں کہا کہ ہم یہ اس کے عوض میں دیتے ہیں تو وہ چیز پھیر سکتی ہے۔ اور تم اپنی چیز بھی پھیر سکتی ہو مسئلہ بی بی نے اپنے میاں کو اور میاں نے اپنی بی بی کو کچھ دیا اس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے اسی طرح اگر کسی نے ایسے رشتہ دار کو کچھ دیا جس سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے۔ اور وہ رشتہ خون کا ہے جیسے بھائی بہن بھتیجا۔ بھانجہ وغیرہ تو اس سے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ اور اگر قرابت اور رشتہ تو ہے۔ لیکن نکاح حرام نہیں ہے جیسے چچا زاد پھپھی

بہن بھائی وغیرہ یا نکاح تو حرام ہے لیکن نسب اعتبار سے قرابت نہیں یعنی وہ رشتہ خون کا نہیں بلکہ دودھ کا رشتہ یا اور کوئی رشتہ ہے۔ جیسے دودھ شریک بھائی بہن وغیرہ یا داماد ساس وغیرہ وغیرہ ان سب سے پھیر لینے کا اختیار باقی رہتا ہے مسئلہ جتنی صورتوں میں پھیر لینے کا اختیار ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی پھیر دینے پر راضی ہو جاوے اس وقت پھیر لینے کا اختیار ہے جیسا اوپر آچکا لیکن گناہ اس میں بھی ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو اور نہ پھیرے تو زبردستی پھیر لینا تو بالکل ہی درست نہیں ناجایز اور حرام ہے مسئلہ جو کچھ ہبہ کر دینے کے حکم احکام بیان ہوئے ہیں اکثر خدا کی راہ میں خیرات دینے کے بھی وہی احکام ہیں مثلاً بغیر قبضہ کئے فقیر کے ملک میں چیز نہیں جاتی اور جس چیز کا تقسیم کے بعد دینا شرط ہے اس کا یہاں بھی تقسیم کے بعد دینا شرط ہی جس چیز کا خالی کر کے دینا ضروری ہے یہاں بھی خالی کر کے دینا ضروری ہے البتہ دو باتوں کا فرق ہے ایک ہبہ میں رضامندی سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے اور یہاں پھیر لینے کا اختیار نہیں رہتا دوسرے آٹھ دس آنے پیسے یا آٹھ دس روپیہ اگر دو فقیروں کو دیدو کہ تم دونوں بانٹ لینا تو یہ بھی درست ہے اور ہبہ میں اس طرح درست نہیں ہوتا مسئلہ کسی فقیر کو پیسے دینے لگے مگر دھوکہ سے اٹھنی چلی گئی تو اس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔

کرایہ پر لینے کا بیان

مسئلہ جب تم نے مہینہ بھر کے لئے گھر کرایہ پر لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا تو مہینے کے بعد کرایہ دینا پڑے گا چاہیے اس میں رہنے کا اتفاق ہوا ہو یا خالی پڑا رکھا ہو کرایہ بہرحال واجب ہے مسئلہ درزی کپڑا سیکر یا رنگریز رنگکر

یا دھوبی کپڑا دھو کر لایا تو اس کو اختیار ہے کہ جب تک تم سے اپنی مزدوری نہ لیوے تب تک تم کو کپڑا نہ دیوے بغیر مزدوری اس سے زبردستی لینا درست نہیں اور اگر کسی مزدور سے غلہ کا ایک بورا ایک آنہ پیسہ کے وعدہ پر اٹھوایا تو اپنی مزدوری مانگنے کیلئے تمہارا غلہ نہیں روک سکتا کیونکہ وہاں سے لانے کی وجہ سے غلہ میں کوئی بات نہیں پیدا ہوئی اور پہلی صورتوں میں نئی بات کپڑہ میں پیدا ہو گئی مسئلہ۔ اگر کسی نے یہ شرط کر لی کہ میرا کپڑا تم ہی سینا یا تم ہی رنگنا یا تم ہی دھونا تو اس کو دوسرے سے دھلوانا درست نہیں اور اگر یہ شرط نہیں کی تو کسی اور سے بھی وہ کام کرا سکتی ہے۔

اجارۂ فاسد کا بیان

مسئلہ اگر مکان کرایہ پر لیتے وقت کچھ مدت نہیں بیان کی کہ کتنے دن کے لئے ایک روپیہ دیا ہے یا کرایہ نہیں مقرر کیا یونہی لے لیا یا یہ شرط کر لی کہ جو کچھ اس میں گر پڑ جاوے گا وہ بھی ہم اپنے پاس سے بنوا دیا کریں گے یا کسی کو گھر اس وعدہ پر دیا کہ اس کی مرمت کرا دیا کرے اور کرایہ کچھ نہ دیا کرے یہ سب اجارہ فاسد ہے مسئلہ کسی نے یہ کہہ کر کرایہ پر لیا کہ دو روپیہ ماہوار کرایہ دیا کریں گے تو ایک ہی مہینہ کے لئے اجارہ صحیح ہوا مہینے کے بعد مالک کو اس میں سے اٹھا دینے کا اختیار ہے پھر جب دوسرے مہینے میں تم رہ پڑے تو ایک مہینے اجارہ اب اور صحیح ہو گیا اسی طرح ہر مہینے میں نیا اجارہ ہوتا ہے البتہ اگر یہ بھی کہہ دیا کہ چار مہینے یا چھ مہینے رہوں گا تو جتنی مدت بتلائی ہے اتنی مدت تک اجارہ صحیح ہوا اس سے پہلے مالک تم کو نہیں اٹھا سکتا مسئلہ۔ کسی نے کسی کو گیہوں دیئے اور کہا کہ اسی میں سے پاؤ بھر آٹا پسائی لے لینا یا بھیت

کٹوایا اور کہا کہ اسی مین سے اتنا غلہ مزدوری لے لینا یہ سب فاسد ہے مسئلہ اجارہ فاسد کا حکم یہہ ہے کہ جو کچھ طے ہوا ہے وہ نہ دلایا جاوے گا بلکہ اتنے کام کیلئے جتنی مزدوری کا دستور ہو یا ایسے گھر کیلئے جتنے کرایہ کا دستور ہے وہ دلا یا جاوے گا لیکن اگر دستور زیادہ ہے اور طے کم ہوا تھا تو پھر دستور کیموافق نہ دیا جاوے گا بلکہ وہی پاویگا جو طے ہوا ہے غرض کہ جو کم ہوا سکے پانیکا مستحق ہی مسئلہ گانے بجانے ناچنے بندر نچانے وغیرہ جتنی بیہودگیان ہین ان کا اجارہ صحیح نہین بالکل باطل ہے اسلئے کچھ نہ دلایا جاویگا مسئلہ کسی حافظ کو نوکر رکھا کہ اتنے دن تک فلانے کی قبر پر پڑھا کرو اور ثواب بخشا کرو یہ صحیح نہین باطل ہے نہ پڑھنے والیکو ثواب ملیگا اور نہ مردہ کو اور کچھ تنخواہ پانے کا مستحق نہین مسئلہ پڑھنے کے لئے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ صحیح نہین بلکہ باطل ہے مسئلہ یہ جو دستور ہے کہ بکری گائے بھینس کے گابھن کرنے مین جس کا بکرا بیل بھینسا ہوتا ہے وہ گابھن کرائی لیتا ہے بالکل حرام ہے مسئلہ بکری یا گائے بھینس کو دودھ پینے کیلئے کرایہ پر لینا درست نہین مسئلہ جانور کو ادھیان پر دینا درست نہین یعنی یون کہنا کہ یہہ مرغیان یا بکریان لیجاؤ اور پرورش سے اچھی طرح رکھو جو کچھ بچہ ہون وہ آدھے تمہارے آدھے ہمارے یہ درست نہین ہے مسئلہ گھر سجانے کے لئے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہین اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے کا مستحق نہین ہے البتہ اگر جھاڑ فانوس جلانے کے لئے لایا تو درست ہی مسئلہ کوئی یکہ یا بہلی کرایہ کی تو معمول سے بہت آدمیون کا لد جانا درست نہین اسیطرح ڈولی مین بلا کہارون کی اجازت دو دو بیٹھ جانا درست نہین ہے مسئلہ کوئی چیز کھوئی گئی اس نے کہا جو چیز بتلا دے کہ کہان ہے اس کو ایک پیسہ دین گے تو اگر کوئی بتلائے ۔

کہ کہاں ہے اس کو ایک پیسہ دیں گے تو اگر کوئی بتلا دیوے تب بھی پیسہ پانیکی
مستحق نہیں ہے کیونکہ یہ اجارہ صحیح نہیں ہوا اور اگر کسی خاص آدمی سے کہ بتلا دی
تو پیسہ دونگی تو اگر اس نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے بتلا دیا تو کچھ نہ پاویگی
اور اگر کچھ چل پھر کے بتلایا ہو تو پیسہ دھیلہ جو کچھ وعدہ تھا ملے گا۔

تاوان لینے کا بیان

مسئلہ۔ رنگریز دھوبی درزی وغیرہ کسی پیشہ ور سے کوئی کام کرایا وہ چیز
اس کو دی ہے اس کے پاس امانت ہے اگر چوری ہو جاوے یا اور کسی طرح
بلا قصد مجبوری سے ضائع ہو جاوے تو ان سے تاوان لینا درست نہیں
البتہ اگر اس نے اس طرح کندی کی کہ کپڑا پھٹ گیا یا عمدہ ریشمی کپڑا بھٹی پر چڑھا
دیا وہ خراب ہو گیا تو اسکا تاوان لینا درست ہے۔ اسی طرح جو کپڑا اس نے
بدل دیا تو اس کا تاوان لینا بھی درست ہے اور اگر کپڑا کھو یا اور وہ کہتا ہے
معلوم نہیں کیونکر گیا اور کیا ہوا اس کا تاوان لینا بھی درست ہے اور کہے کہ
میرے یہاں چوری ہو گئی اس میں جاتا رہا تو تاوان لینا درست نہیں۔
مسئلہ کسی مزدور کو گھی تیل وغیرہ گھر پہنچانیکو کہا اس سے راستہ میں گر
پڑا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے مسئلہ اور جو پیشہ ور نہیں بلکہ خاص تمہارے
ہی کام کے لئے ہے مثلاً نوکر چاکر یا وہ مزدور جس کو تم ایک دن یا دو چار دن
کیلئے رکھا ہے اس ہاتھ سے جو کچھ جاتا رہے اس کا تاوان لینا جائز نہیں البتہ
وہ خود قصداً نقصان کرائے تو تاوان لینا درست ہے مسئلہ لڑکا کھلانے
جو نوکر ہے اس کی غفلت سے اگر بچہ کا زیور یا اور کچھ جاتا رہے تو اس کا تاوان
لینا درست نہیں ہے۔

اجارہ کے توڑ دینے کا بیان

مسئلہ کوئی گھر کرایہ پر لیا وہ بہت ٹپکتا ہے یا کچھ حصہ اس کا گر پڑا یا اور کوئی ایسا عیب نکل آیا جس سے اب رہنا مشکل ہے تو اجارہ کا توڑ دینا درست ہے اور اگر بالکل ہی گر پڑا تو خود ہی اجارہ ٹوٹ گیا تمہارے توڑنے اور مالک کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں مسئلہ جبتک کرایہ لینے والے اور دینے والے مین سے کوئی مرجاوے کوئی مرجاوے تو اجارہ ٹوٹ جاتا ہے مسئلہ اگر کوئی عذر پیدا ہو جاوے کہ کرایہ توڑنا پڑے مجبوری کے وقت توڑ دینا صحیح ہے مثلاً کہین جانے کے لئے بہلی کو کرایہ کیا ہے پھر رائے بدل گئی اب جانیکا ارادہ نہین رہا تو اجارہ توڑ دینا صحیح ہے مسئلہ یہہ جو دستور ہے کہ کرایہ طے کر کے اس کو کچھہ بیعانہ دیدیتے ہین اگر جانا ہوا تو پھر اس کو پورا کر دیتے اور وہ بیعانہ اس کرایہ مین مجرا ہو جاتا ہے اور جو جانا نہ ہوا تو وہ بیعانہ ہضم کر لیتا ہے واپس نہین دیتا یہ درست نہین ہے بلکہ اسکو واپس دینا چاہیئے۔

بلا اجازت کسی چیز کے لینے کا بیان

مسئلہ کسیکی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اس کی بغیر اجازت کے لے لینا بڑا گناہ ہے بعضی عورتین اپنے شوہر یا اور کسی عزیز بلا اجازت لے لیتی ہین یہ یہ بھی درست نہین ہے جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز موجود نہ ہوتو بعینہ وہی پھیر دینا چاہیئے اور اگر خرچ ہو گئی ہو تو اس کا حکم یہہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اسی کے مثل بازار مین ملسکتی ہے جیسے غلہ گھی تیل روپیہ پیسہ تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی چیز منگا کر دیدینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز لیکر ضائع

کر دی کہ اُسی کے مثل ملنا مشکل ہے تو اس کی قیمت دینا پڑیگی جیسے مرغی۔ بکری
امرود۔ نارنگی ناشپاتی **مسئلہ** چارپائی کا ایک آدھ پایہ ٹوٹ گیا یا پٹی یا چول ٹوٹ
گئی یا اور کوئی چیز لے لی تھی وہ خراب ہونے سے جتنا اس کا نقصان ہوا
ہو دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** پرائے روپیہ سے بلا اجازت تجارت کی تو اس سے جو
کچھ نفع ہو اس کا لینا درست نہیں بلکہ اصل روپیہ مالک کو واپس دے اور جو
کچھ نفع ہو اسکو ایسے لوگوں کو خیرات کر دے جو بہت محتاج ہوں **مسئلہ** کسی
کا کپڑا اپھاڑ ڈالا اگر تھوڑا پھٹا ہے تب تو جتنا نقصان ہوا ہے اتنا تاوان دلاوینگے
اگر ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب اس کام کا نہیں رہا جس کام کے لیے پہلے رہتا
مثلاً دوپٹہ ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب دوپٹہ کے قابل نہیں رہا البتہ کرتیاں بنسکتی
ہیں تو یہ سب کپڑا اسی پھاڑنے والے کو دیدے اور ساری قیمت اس سے بھرلے
مسئلہ کسیکا نگینہ لیکر انگوٹھی پر رکھا لیا تو اب اس کی قیمت دینا پڑیگی انگوٹھی
توڑ کر نگینہ نکلوا دینا واجب نہیں **مسئلہ** کسیکا کپڑا اسکو رنگ لیا تو اس کو اختیار
ہے چاہے رنگا رنگا یا کپڑا اسے لے اور رنگنے سے جتنے دام بڑھ گئے ہیں اتنے
دام دیدے اور چاہے اپنے کپڑیکے دام لے لے اور کپڑا اسی کے پاس رہنے
دے **مسئلہ** تاوان دینے کے بعد پھر اگر وہ چیز ملگئی تو دیکھنا چاہیے کہ تاوان
اگر مالک کی موافق دیا ہے اب اسکا پھیرنا واجب نہیں اب وہ اس کی ہوگئی اور
اگر اس کے بتلانے سے کم دیا ہے تو اسکا تاوان پھیر کر اپنی چیز لے سکتی ہے
مسئلہ پرائی بکری یا گائے گھر میں چلی آئی اسکا دودھ دوہنا حرام ہے جتنا
دودھ لیویگی اُسکے دام دینا پڑینگے **مسئلہ** سوئی تاگہ کپڑے کی چٹ پان تمباکو
کتھا ڈلی کوئی چیز بغیر اجازت کے لینا درست نہیں جو لیا ہے اُس کے دام دینا
واجب ہیں یا اس سے کہہ کے معاف کرا لیوے نہیں تو قیامت میں دینا پڑیگا

دینا پڑے گا مسئلہ شوہر اپنے واسطے کوئی کپڑا لایا قطع کرتے وقت کچھ اس میں بچا کر چورا رکھا اور اس کو نہیں بتایا یہ بھی نہیں۔ جو کچھ لینا ہو کہکے لو اور اجازت نہ دے تو نہ لو۔

شرکت کا بیان

مسئلہ ایک آدمی مرگیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا تو اس کا سارا مال سب حقداروں کی شرکت میں ہے جب تک سب سے اجازت نہ لیوے تب تک اس کو اپنے کام میں کوئی نہیں لا سکتی اگر لاویگی اور نفع اٹھاویگی تو گناہ ہوگا۔ مسئلہ دو بیبیوں نے ملکر کچھ برتن خریدے تو وہ برتن دونوں کے ساجھے میں ہے اس دوسری کے اجازت لئے اکیلی ایک کو برتنا اور کام میں لانا بیچڈالنا وغیرہ درست نہیں مسئلہ دو بیبیوں نے اپنے اپنے پیسہ ملاکر ساجھے میں امرود نارنگی بیر آم جامن ککڑی کھیرے خربوزے وغیرہ کوئی چیز مول منگائی اور جب وہ چیز بازار سے آئی تو اس وقت ان میں سے ایک کہیں گئی ہوئی ہے تو یہ نہ کرو کہ آدھا خود لے لو اور آدھا اس حصہ دار کے رکھدو کہ جب وہ آویگی تو اپنا حصہ لیوے گی جب تک دونو حصہ دار موجود نہ ہوں حصہ بانٹ کرلینا درست نہیں اگر بے اس کے آئے اپنا حصہ الگ کرکے کھا گئی تو بہت گنا ہوا البتہ اگر گیہوں یا اور کوئی غلہ ساجھے میں منگایا اور اپنا حصہ بانٹ کر رکھ لیا اور دوسرے کا اس کے آنے کے وقت اسکو دیدیا درست ہے لیکن اس صورت اگر دوسرے کے حصہ میں اس کو دینے سے پہلے کچھ چوری وغیرہ ہوگئی تو وہ نقصان دونوں کا سمجھا جاوے گا وہ اس کے حصہ میں ساجھی ہوجاوے مسئلہ سو سو روپیہ ملاکر

دو شخصون نے کوئی تجارت کی اور اقرار کیا کہ جو کچھ نفع ہو آدھا ہمارا آدھا تمہارا
تو یہ صحیح ہے ۔ اور اگر کہا کہ دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی صحیح ہے چاہے
روپیہ دونون کا برابر لگا ہو یا کم زیادہ لگا ہو سب درست ہے **مسئلہ** ابھی
کچھ مال نہین خریدا گیا تھا کہ وہ سب روپیہ چوری ہو گیا یا دونون روپیہ ابھی الگ
الگ رکھا تھا اور دونون مین ایک کا مال چوری ہو گیا تو شرکت جاتی رہی پھر سے
شریک ہون تب سوداگری کرین **مسئلہ** دو شخصون نے ساجھا کیا اور
کہا سو روپیہ ہمارا اور سو روپیہ اپنا ملا کر تم کپڑے کی تجارت کرو اور نفع آدھا
آدھا بانٹ لیوین گے پھر دونون مین سے ایک نے کچھ کپڑا خریدا ہے
پھر دوسرے کے پورے سو روپیے چوری ہو گئے تو جتنا مال خریدا ہے وہ
دونون کے ساجھے مین ہے اس لیے آدھی قیمت اس سے لے سکتا ہے
مسئلہ سوداگری مین یہ شرط ٹھہرائی کہ نفع مین دس روپیہ یا پندرہ
روپیہ ہمارے ہیں باقی جو کچھ نفع ہو سب تمہارا ہے تو یہ درست نہین **مسئلہ**
سوداگری کے مال مین سے کچھ چوری ہو گیا تو دونون کا نقصان ہوا یہ نہین
ہے کہ جو نقصان ہو تو وہ سب ایک ہی کے سر پڑے اگر یہ اقرار کر لیا
کہ اگر نقصان ہو تو وہ سب ہمارے ذمہ اور جو نفع ہو وہ آدھا آدھا بانٹ
لو تو یہ بھی درست نہین **مسئلہ** جب شرکت کرنا جائز ہو گئی تو اب نفع
بانٹنے مین قول قرار کا کچھ اعتبار نہین بلکہ دونون کا مال برابر ہے تو نفع
بھی برابر ملے گا اور اگر برابر نہ ہو تو جس کا مال زیادہ ہے تو اس کو نفع اسی حساب
سے ملیگا چاہے جو کچھ اقرار اس وقت اعتبار ہوتا ہے جب شرکت صحیح ہوا اور
ناجائز نہ ہونے پاوے **مسئلہ** دو عورتون نے ساجھا کیا کہ ادھر ادھر سے جو
کچھ سینا پرونا آوے ہم تم مل کر سیا کرین اور جو کچھ سلائی ملا کرے آدھی آدھی

بانٹ لیا کریں تو یہ شرکت درست ہے اگر یہ اقرار کیا کہ دونوں ملکر سیا کریں اور نفع دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی درست ہے اور اگر یہ اقرار کیا کہ چار آنہ یا آٹھ آنے ہمارے اور باقی سب تمہارا تو یہ درست نہیں مسئلہ ان دونوں مین سے ایک عورت کوئی کپڑا سینے کیلئے لے لیا تو دوسری یہ نہین کہہ سکتی کہ یہ کپڑا تم نے کیون لیا تم نے لیا ہے تم ہی سیو بلکہ دونون کے ذمہ اس کا لینا واجب ہو گیا یہ نہ سی سکے تو وہ سی دے یا دونون ملکر سیین غرضکہ سینے سے انکار نہین کرسکتی مسئلہ جس کا کپڑا تھا وہ مانگنے کے لیے آئی اور جس عورت نے لیا تھا وہ اس وقت نہین ہے بلکہ دوسری عورت ہے تو اس دوسری عورت سے بھی تقاضا کرنا درست ہے وہ عورت یہ نہین کہہ سکتی کہ مجھ سے کیا مطلب جس کو دیا ہو اس سے مانگو مسئلہ اسی طرح ہر عورت اس کپڑے کی مزدوری اور سلائی مانگ سکتی ہے جس نے کپڑا دیا تھا وہ یہ بات نہین کہہ سکتی کہ مین تم کو سلائی نہ دونگی جس کو کپڑا دیا تھا اسی کو سلائی دونگی جب دونون ساجھے مین کام کرتی ہیں تو ہر عورت سلائی کا تقاضہ کرسکتی ہے ان دونون مین سے جس کو سلائی دیدے گی اس کے ذمہ سے ادا ہوجاویگی مسئلہ دو عورتون نے شرکت کی کہ دونون ملکر جنگل سے لکڑی چن لاوین یا کنڈے بن لاوین تو یہ شرکت صحیح نہین جو چیز جس کے ہاتھ مین آئے وہی اس کی مالک ہے اس مین ساجھا نہین ہے مسئلہ ایک نے دوسری سے کہا ہمارے انڈے اپنی مرغی کے نیچے رکھدو جو بچے نکلین دونون آدمی آدھون آدھ بانٹ لین یہ درست نہین

ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان

دو آدمیون نے مل کر بازار سے گیہون منگوائے تو اب تقسیم کرتے وقت دونون کا موجود ہونا ضروری نہین ہے دوسرا حصہ دار موجود نہ ہو تب بھی ٹھیک ٹھیک تول کر اس کا حصہ الگ کرکے اپنا حصہ الگ کر لینا درست ہے جب اپنا حصہ الگ لیا تو کھاؤ پیو کسی کو دیدو جو چاہو سو کرو سب جائز ہے اسی طرح گھی تیل انڈے وغیرہ کا بھی حکم ہے غرضکہ جو چیز ایسی ہو کہ اس مین کچھ فرق نہ ہوتا ہو جیسے انڈے کے انڈے سب برابر ہین یا گیہون کے دو حصے کئے تو جیسے یہ حصہ ویسا وہ حصہ دونون برابر ایسی سب چیزون کا یہی حکم کہ دوسرے کے نہ ہونیکے وقت حصہ بانٹکر لینا درست ہے لیکن دوسری نے ابھی اپنا حصہ نہین لیا تھا کہ کسی طرح جاتا رہا تو وہ نقصان دونون کا جیسے شرکت مین بیان ہوا اور جن چیزون میں فرق ہوا کرتا ہے جیسے امرود نارنگی وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک دونون کا حصہ دار نہ ہون حصہ بانٹ کر لینا درست نہین ہے مسئلہ دو لڑکیون نے آم امرود وغیرہ کچھ منگوائے اور ایک کہین چلی گئی تو اب اس مین سے کھانا درست نہین جب وہ آجاوے اُس کے سامنے اپنا حصہ الگ کر تب کھاؤ نہین تو بہت گناہ ہوگا مسئلہ دو نے ملکر چنے بھنوائے تو فقط انداز سے تقسیم کر لینا درست نہین بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر آدھا آدھا کرنا چاہیے اگر کسی طرف کچھ کمی بیشی ہوجاوے گی وہ سود ہوجاوے گا۔

گروی رکھنے کا بیان

مسئلہ تم نے کسی سے دس روپیہ قرض کئے اور اعتبار کے لئے اپنی چیز اسکے پاس رکھدی کہ تجھے اعتبار نہ ہو تو میری یہ چیز اپنے پاس رکھلے جب روپیہ ادا کردون تو اپنی چیز لے لونگی یہ جائز ہے اسی کو گروی کہتے ہیں لیکن سود

دینا کسی طرح درست نہین جیسا کہ آج کل مہاجن سود لیکر گروی رکھتے ہین یہ درست نہین سود لینا اور دینا دونون حرام ہین **مسئلہ** جب تم نے کوئی چیز گروی رکھدی۔ تو اب بغیر قرضہ ادا کیئے اپنی چیز کے مانگنے اور لے لینے کا حق نہین ہے **مسئلہ** جو تمہارے پاس کسی نے گروی رکھی تو اب اس چیز کو کام مین لانا اس سے کسیطرح کا نفع اُٹھانا ایسے باغ کا پھل کھانا ایسی زمین کا غلہ یا روپیہ لیکر کھانا ایسے گھر مین رہنا کچھ درست نہین ہے **مسئلہ**۔ اگر بکری گائے وغیرہ گرو ہو تو اس کا دودھ بچہ وغیرہ جو کچھ ہو وہ بھی مالک ہی کے ہین جس کے پاس گروی ہے اس کو لینا درست نہین دودھ کو بیچکر دام کو بھی گرو مین شامل کر دے جب دودھ تمہارا قرض ادا کر دے تو گروی کی چیز اور یہ دام دودھ کے سب واپس کر دو اور کھلائی کے دام کاٹ لو **مسئلہ** اگر تم نے اپنا کچھ روپیہ ادا کر دیا تب بھی گروی کی چیز نہین لے سکتین جب سب روپیہ کروگی تب وہ چیز پھر ملے گی **مسئلہ** اگر تم نے دس روپیہ قرض لئے اور دس ہی روپیہ کی چیز یا پندرہ بیس روپیہ کی چیز گروی کر دی اور وہ چیز اس کے پاس جاتی رہی تو اب نہ تو تم سے اپنا کچھ قرض لے سکتا ہے اور نہ تم اس سے اپنی گرو چیز کے دام لے سکتی ہو تمہاری چیز گئی اور اس کا روپیہ گیا اور اگر پانچ ہی روپیہ کی چیز گرو رکھی اور وہ جاتی رہی تو پانچ روپیہ تم کو دینا پڑین گے پانچ روپیے مجرا ہو گئے۔

وصیت کا بیان

یہ کہنا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلانے آدمی کو یا فلانے کام مین دیدینا یہ وصیت ہے چاہے تندرستی مین کرے چاہے بیماری مین کہے پھر چاہے اس

بیماری مین مرجاوے یا تندرست ہوجاوے اور جو خود اپنے ہاتھ سے کہین دیوے
کسیکو قرضہ معاف کردے تو اس کا حکم یہ ہے کہ تندرستی مین ہر طرح درست ہے
اور اسی طرح جس بیماری سے شفا ہوجاوے اس مین بھی درست ہے اور جس
بیماری مین مرجاوے وہ وصیت ہے جس کا آگے حکم آتا ہے مسئلہ
اگر کسی کے ذمہ نمازین یا روزے یا زکوۃ یا قسم و روزہ وغیرہ کا کفارہ باقی
ہوا ور اتنا مال بھی موجود ہو تو مرتے وقت اس کے لئے وصیت کرجانا واجب
اور ضروری ہے اسی طرح اگر کسیکا کچھ قرض ہو یا کوئی امانت اس کے پاس رکھی
ہو اس کی وصیت کردینا بھی واجب ہے نہ کریگی تو گنہ گار ہوئی اور اگر کچھ رشتہ دار
غریب ہون جن کو شرع سے کچھ میراث نہ پہنچتی ہوا ور اس کے پاس بہت مال و دولت
ہے تو ان کو کچھ دلا دینا اور وصیت کرجانا مستحب ہے اور باقی اور لوگون
کے لئے وصیت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے مسئلہ مرنے کے بعد مردے
کے مال مین سے پہلے تو اس کی گور و کفن کا سامان کرین پھر جو کچھ بچے تو اس
سے قرضہ ادا کرا دیوین اگر مردے کا سارا مال قرضہ ادا کرنے مین لگ جاوے تو
سارا مال قرضہ مین لگاوین گے وارثون کو کچھ نہ ملے گا اس لئے قرض ادا کرنیکی
وصیت پر بہرحال عمل کرین گے اگر سب مال اس وصیت کیوجہ سے خرچ
ہوجاوے تب بھی کچھ پرواہ نہیں بلکہ اگر وصیت بھی نہ کرجاوے تب بھی قرضہ
اول ادا کردین گے اور قرض کے سوا اور چیزون کی وصیت کا اختیار فقط
تہائی مال مین ہوتا ہے یعنی جتنا مال چھوڑا ہے اسکی تہائی مین سے اگر
وصیت پوری ہوجاوے مثلاً کفن دفن اور قرضہ مین لگا کر تین سو روپیہ
بچے سب وصیتین پوری ہوجاوین تب تو وصیت کو پورا کرین گے اور
تہائی مال سے زیادہ لگانا وارثون کے ذمے واجب نہین تہائی مین سے

جتنی وصیتیں پوری ہوجاویں اس کو پورا کریں باقی چھوڑ دیں البتہ اگر سب وارث
بخوشی رضامند ہوجاویں کہ ہم اپنا اپنا حصہ نہ لیویں گے تم اس کی وصیت میں
لگادو تو البتہ تہائی سے زیادہ بھی وصیت میں لگا جائز ہے لیکن نابالغوں کی اجازت کا
بالکل اعتبار نہیں ہے وہ اگر اجازت بھی دیں تب بھی ان کا حصہ خرچ کرنا درست
نہیں **مسئلہ** جس شخص کو میراث میں مال ملنے والا ہو جیسے باپ ماں شوہر
بیٹا وغیرہ اس کے لئے وصیت کرنا صحیح نہیں اور جس رشتہ دار کا اس کے مال
میں کچھ حصہ نہ ہو یا رشتہ داری نہ ہو کوئی غیر ہو اسکے لئے وصیت کرنا درست
ہے تہائی مال سے زیادہ دلانے کا اختیار نہیں اگر کسی نے اپنے وارث کو
وصیت کر دی کہ میرے بعد اس کو فلانی چیز دیدینا یا مال دیدینا تو اس وصیت
سے پانے کا اس کو کچھ حق نہیں ہے البتہ اگر اور سب وارث راضی ہوجاویں
تو دیدینا جائز ہے اسی طرح اگر کسی کو تہائی سے زیادہ وصیت کر جائے اس
کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سب وارث بخوشی راضی ہوجاویں تو تہائی سے
زیادہ ملے گا ورنہ فقط تہائی مال ملے گا اور نابالغوں کی اجازت کا کسی صورت
میں اعتبار نہیں ہے ہر جگہ اسکا خیال رکھو ہم بار بار کہاں تک لکھیں **مسئلہ**
اگرچہ تہائی **مسئلہ**. اگرچہ تہائی مال میں وصیت کر جانے کا اختیار ہے
لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری تہائی کی وصیت نہ کرے کم کی وصیت کرے بلکہ اگر
بہت زیادہ مالدار نہ ہو تو وصیت ہی نہ کرے۔ وارثوں کے لئے چھوڑ دے کہ اچھی
طرح فراغت سے بسر کریں کیونکہ اپنے وارثوں کو فراغت اور آسایش میں چھوڑ
جانے میں بھی ثواب ملتا ہے ہاں البتہ اگر ضروری وصیت ہو جیسے نماز روزہ کا
فدیہ تو اس کی وصیت بہرحال کر جاوے ورنہ گنہگار ہوگی **مسئلہ** کسی نے
کہا کہ میرے بعد میرے مال میں سے سو روپیہ خیرات کر دینا تو دیکھو گور و کفن اور

قرض ادا کرنے کے بعد کتنا مال بچا ہے اگر تین سو یا اس سے زیادہ ہو تو پورے سو روپیہ دینا چاہیئے اور جو کم ہو تو صرف تہائی دینا واجب ہے ہان اگر سب وارث بلا کسی دباؤ لحاظ کے منظور کرلیں تو اور بات ہے **مسئلہ** اگر کسی کے کوئی وارث نہ ہو اس کو پورے مال کی وصیت کر دینا بھی درست ہے اور اگر صرف بیوی ہو تو تین چوتھائی کی وصیت درست ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے صرف میان ہے تو آدھے مال کی وصیت درست ہے **مسئلہ** نابالغ کا وصیت کرنا درست نہین **مسئلہ** یہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز فلان شخص پڑھے فلان شہر میں یا فلانے قبرستان یا فلان کی قبر کے پاس مجکو دفنانا فلانے کپڑے کا کفن دینا میری قبر پکی بنا دینا قبر پر قبہ بنا دینا قبر پر کوئی کوئی حافظ بٹھلا دینا کہ پڑھ پڑھ کے بخشا کرے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہین بلکہ تین وصیتین اخیر کی بالکل جائز نہین پورا کرنیوالا گنہ گار ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی وصیت کرکے اپنی وصیت سے لوٹ جائے یعنی کہدے کہ اب مجھے ایسا کرنا منظور نہین اس وصیت کا اعتبار نہ کرنا تو وہ وصیت بالکل باطل ہوگئی **مسئلہ** جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر جانا درست نہیں اسی طرح بیماری کی حالت مین اپنے مال کو تہائی سے زیادہ بجز اپنے ضروری خرچ کھانے پینے دوا دارو وغیرہ کے خرچ کرنا بھی درست نہین ہوا جتنا تہائی سے زیادہ دیدیا تو بدون اجازت وارثون کے یہ دینا صحیح نہین ہوا جتنا تہائی سے زیادہ ہے وارثون کو اس کے لئے لینے کا اختیار ہے اور نابالغ گر اجازت دیں بھی معتبر نہین اور وارث کو تہائی کے اندر بھی بدون سب وارثون کی اجازت کے دینا درست نہین اور یہ حکم جب ہے کہ اپنی زندگی مین دیکر قبضہ بھی کر دیا ہو اور اگر دے تو دیا لیکن قبضہ ابھی نہین ہوا تو مرنے کے بعد وہ دینا بالکل ہی باطل ہے اس کو

نہ ملے گا وہ سب مال وارثون کا حق ہے اور یہی حکم ہے بیماری کیحالت مین
خدا کی راہ مین دینے نیک کام مین لگانے کا غرضکہ تہائی سے زیادہ کسی طرح
صرف کرنا جائز نہین مسئلہ بیمار کے پاس بیمار پرسی کی رسم سے کچھ لوگ آگئے
اور کچھ دن یہین لگ گئے کہ یہین رہتے اور اس مال مین کھاتے پیتے ہین تو
اگر مریض کیخدمت کے لیئے اِنکے رہنے کیضرورت ہو تو خیر کچھ حرج نہین اور اگر
ضرورت نہ ہو تو ان کی دعوت مدارات کھانے پینے مین بھی تہائی سے زیادہ
لگانا جائز نہین اور اگر ضرورت بھی نہ ہو اور وہ لوگ ورث ہون تو تہائی سے کم
بھی بالکل جائز نہین یعنی اس کو اس کے مال مین کھانا جائز نہین ہان اگر سب
وارث بخوشی اجازت دیدین تو جائز ہے مسئلہ ایسی بیماری کیحالت مین جس مین
بیمار مرجاوے اپنا قرض معاف کرنے کا بھی اختیار نہین ہے اگر کسی وارث پر
قرض آتا تھا اس کو معاف کیا تو معاف نہ ہو گا اور اگر سب وارث یہ معافی منظور
کرین اور بالغ ہون تب معاف نہ اور اگر کسی غیر کو معاف کیا تو تہائی مال سے
جتنا ہو گا زیادہ ہو گا معاف نہ ہو گا اکثر دستور ہے کہ بی بی مرتے وقت اپنا
مہر معاف کردیتی ہے یہ معاف کرنا صحیح نہین مسئلہ حالت حمل مین درد شروع
ہو جانے کے بعد اگر کسیکو کچھ دیوے یا مہر وغیرہ معاف کرے تو اس کا بھی وہی حکم ہے
جو مرتے وقت دینے کا ہے یعنی اگر خدا نہ کرے اس مین مرجاوے تب تو وصیت
کہ وارث کیلیئے کچھ جائز نہین اور غیر کے لیئے تہائی سے زیادہ دینے اور معاف
کرنے کا اختیار نہین البتہ اگر خیر و عافیت سے لڑکا ہو گیا تو دینا لینا اور معاف
کرنا صحیح ہو گیا مسئلہ مرجانے کے بعد اس کے مال مین سے گور و کفن کرو
جو کچھ بچے تو سب سے پہلے اس کا قرض ادا کرنا چاہیے وصیت کی ہو
یا نہ کی ہو قرضہ کا ادا کرنا بہرحال مقدم ہے بی بی کا مہر بھی قرضہ مین

داخل ہی اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ بچ رہے تو دیکھنا چاہیے کچھ وصیت تو نہیں
کی ہے اگر کی ہے تو تہائی مین وہ جاری ہوگی اور اگر نہین کی یا وصیت سے جو
بچا ہے وہ سب وارثون کا حق ہے شرع سے جن کا جتنا حصّہ ہو کسی عالم
سے پوچھکر کے دیدینا چاہیے یہ جو دستور ہے کہ جو جس کے ہاتھ لگا لے بھاگا
بڑا گناہ ہے یہان ندوگے تو قیامت مین دینا پڑے گا۔ جہان روپیہ کے عوض
نیکیان دینا پڑین گی اسی طرح لڑکیون کا حصّہ بھی ضرور دینا چاہیے بشرع سے ان کا
بھی حق ہے **مسئلہ**۔ مُردہ کے مال مین سے لوگون کی مہمانداری آنے
والیون کیخاطر مدارات کھلانا پلانا صدقہ خیرات وغیرہ کرنا جائز نہین ہے اسی طرح
مرنے کے بعد دفن کرنے تک جو کچھ اناج وغیرہ فقیرون کو دیا جاتا ہے مردے کے
مال مین سے اسکا دینا بھی حرام ہے مردہ کو ہرگز ثواب نہین پہنچتا بلکہ ثواب
سمجھنا سخت گناہ ہے کیونکہ اب یہ سب مال تو وارثون کا ہو گیا۔ پرائی حق
تلفی کرکے دینا ایسا ہی ہے جیسے غیر کا مال چُرا کے دیدینا سب مال وارثون
کو بانٹ دینا چاہیے اُن کو اختیار ہے اپنے اپنے حصّے مین سے چاہے
شرع کے موافق کچھ کرین بلکہ وارثون سے اس خرچ کرنے اور خیرات کرنے
کی اجازت نہ لینا چاہیے کیونکہ اجازت لینے سے فقط ظاہر دل سے اجازت
دیتے ہین کہ اجازت نہ دینے مین بدنامی ہوگی ایسی اجازت کا کچھ اعتبار
نہین ہے **مسئلہ** اسی طرح یہ جو دستور ہے کہ اس کے استعمالی
کپڑے خیرات کردئے جاتے ہین یہ بھی بغیر اجازت وارثون کے ہرگز جائز
نہین۔ اور اگر وارثون مین کوئی نابالغ ہو تب تو اجازت دینے پر بھی
جائز نہین۔ پہلے مال تقسیم کرلو۔ تب بالغ لوگ اپنے حصّے مین سے جو چاہین
دین بغیر تقسیم کئے ہرگز نہ دینا چاہیے۔

التماس

مولوی احمد علیؒ صاحب جن کا ذکر پہلے حصہ کے شروع مین ہے یہانتک کے
مضمونون کو ترتیب دے چکے تھے اور کچھ متفرق کاغذ لکھ چکے تہے کہ ۲۰ ذی الحجہ
۱۳۱۲ہجری کو شہر قنوج اپنی سسرال مین انتقال کر گئے اِن کیواسطے
دعا کرو اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمادین اور ان کو جنت مین درجے بخشین آمین
اب آگے جو مضمون رہ گئے ہین اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کے بھروسہ پہ
لکھے جاتے ہین پورا کرنا اِن کا کام ہے۔

تجوید یعنی قرآن کو اچھی طرح سنوار کر صحیح پڑھنیکا بیان[1]

مسئلہ اِس مین کوشش کرنا واجب ہے اسمین بے پروائی اور سستی
کرنیسے گناہ ہوتا ہے قاعدہ اس کے قاعدے بہت سے ہین مگر تہوڑے سے
قاعدے جو بہت ضروری اور آسان ہین لکھے جاتے ہیں تنبیہ اِن حرفون مین
خوب اہتمام سے فرق کرنا چاہیئے خوب اچھی طرح ادا کرنا چاہیئے۔ ا۔ ع۔ ح
مین اور ت ط اور ث س ص مین ح ہ اور د ض مین اور ذ س ظ مین کہ ت پرنہین ہوتی
پُر ہوتی ہے اور ث نرم ہوتی ہے۔ اور ث نرم ہوتی ہے س سخت ہوتا ہے ص پر
ہوتا ہے اور ض کے نکالنے مین زبان کی کروٹ بائین طرف کی داڑھ سے لگتی ہے
سامنے کے دانتون سے اسکا پڑھنا غلط ہے اور اس کی زیادہ مشق کرنا چاہیئے
اور ذ نرم ہوتی ہے ز سخت ہوتی ہے ظ پُر ہوتی ہے قاعدہ یہ حرف ہمیشہ پُر
ہوتے ہیں خ ص ض ط ظ غ ق قاعدہ م پر جب تشدید ہو غنہ سے پڑھو یعنی اُسکی آواز
سے پڑھو یعنی آواز کو دراد یر تک نکالتے ہو قاعدہ جس حرف پر زبر ہو یا پیش

[1] یعنی باتین جو باریک تہین سمجہہ مین نہ آتین یا جو ظاہر تہیں کہ خود بخود انکے موافق پڑہتے ہیں ایسی باتین نہیں لکہیں ۱۲ منہ

اور اس سے آگے الف یا ی یا و نہ ہو اس کو بڑا کر مت پڑھو۔ جیسے اکثر لڑکیوں کی عادت پڑ جاتی ہے اس طرح پڑھنا غلط ہے جیسے اَلْحَمْدُ کو اس طرح پڑھنا اَلْحَمْدَا یا مٰلِكِ کو اس طرح پڑھنا مٰلِکِی اِیَّاكَ کو اس طرح پڑھنا اِیَّا گا اور جہاں الف یا ی یا و ہو اس کو گھٹاؤ مت غرض کھڑے پڑے کا بہت خیال رکھو قاعدہ پیش کو و کی بو دیکر پڑھو اور زیر کو ی کی بو دیکر قاعدہ جہاں نون پر جزم ہو اور اس نون کے بعد ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اس نون کو غنہ سے پڑھو وہ حروف یہ ہیں۔ ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك جیسے اَنْتُمْ مِنْ ثَمَرَةٍ۔ فَاَنْجَیْنٰکُمْ۔ اَنْدَادًا۔ اَنْذَرْتَهُمْ۔ اَنْزَلَ۔ مِنْسَاَتَهٗ۔ یَنْشُرُ لِمَنْ صَبَرَ۔ مَنْضُوْدٍ۔ فَاِنْ طِبْنَ۔ فَانْظُرْ۔ یُنْفِقُوْنَ۔ مِنْ قَبْلِكَ اِنْ كُنْتُمْ قاعدہ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آجاوے تب بھی اس نون کی آواز پر غنہ کرو جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی۔ مِنْ نَفْسٍ شَیْئًا۔ رِزْقًا قَالُوْا۔ رَسُوْلٌ كَرِیْمٌ اسی طرح اور مثالیں ڈھونڈھ لو قاعدہ۔ جہاں نون پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف ر یا حرف ل آوے تو اس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی بلکہ ر یا ل میں ملجاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ۔ قاعدہ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ر یا ل ہو جب بھی اس نون کی آواز نہ رہے گی ر یا ل میں ملجاویگا جیسے غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ قاعدہ اگر نون پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف ب ہو تو اس نون کو میم کی طرح پڑھینگے اور اس پر غنہ بھی کرینگے جیسے اَنْۢبِئْهُمْ اسکو اس طرح پڑھینگے اَمْبِئْهُمْ اسی طرح لو

اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے
اور اُس کے بعد ب ہو وہاں بھی اُس نون کی آواز میم کی طرح پڑھیں گے جیسے
اَلِیۡمٌۢ بِمَا اس کو اس طرح پڑھینگے اَلِیۡمُمۡ بِمَا بعضے قرآنوں میں ایسے موقعہ پر
ننھی میم لکھدیتے ہیں اور بعضوں میں نہیں لکھتے مگر پڑھنا سب جگہ چاہیئے جہاں
جہاں یہ قاعدہ پایا جاوے قاعدہ جہاں میم پر جزم ہو اور اُس کے بعد
حرف ہو تو اس میم پر غنہ کرو جیسے یَعۡتَصِمۡ بِاللّٰہ قاعدہ جس حرف پر دو
زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اُس کے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں
دو زبر کی جگہ ایک زبر پڑھینگے اور وہاں جو الف لکھا ہے اسکو نہ پڑھیں گے
اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملا دینگے
جیسے خَیۡرًا الۡوَصِیَّۃُ اس کو اس طرح پڑھینگے خَیۡرَنِ الۡوَصِیَّۃُ اسی طرح
دو زیر کی جگہ ایک زیر پڑھینگے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملا دینگے
فَخُوۡرِ الَّذِیۡنَ اس کو اس طرح پڑھینگے فَخُوۡرِنِ الَّذِیۡنَ اسی طرح دو پیش
کی جگہ ایک پیش پڑھینگے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملا دین گے
جیسے نُوۡحُ ابۡنَہٗ اسکو اس طرح پڑھینگے۔ نُوۡحُ نِ ابۡنَہٗ بعضے قرآنوں میں ننھا سا
نون بیچ میں لکھدیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں نہ لکھا ہو جب بھی پڑھنا چاہیئے
قاعدہ ر پر اگر زبر ہو یا پیش ہو پُر پڑھنا چاہیئے جیسے رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ اَمۡرُھُمۡ
اور اگر ر کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھو۔ جیسے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ اور اگر ر پر جزم
ہو تو اُس سے پہلے والے حرف کو دیکھو اگر اسپر زبر یا پیش ہے تو ر کو پُر پڑھو
جیسے اَنۡذَرۡتَھُمۡ۔ مُرۡسَلٌ اور اگر اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو
اس جزم والی ر کو باریک پڑھو جیسے لِمۡ تُنۡذِرۡھُمۡ اور کہیں کہیں یہ قاعدہ
نہیں چلتا۔ مگر وہ موقع تمہاری سمجھ میں نہیں آوینگے۔ زیادہ جگہ یہی قاعدہ ہے

تم یونہی پڑھا کرو قاعدہ اللہ اور اَللّٰھُمَّ میں جو لام ہے اُس لام سے پہلے والے
حرف پر اگر زیر یا پیش ہو تو لام کو بانپہ پڑھو جیسے خَتَمَ اللّٰہُ ۔ فَزَادَھُمُ اللّٰہ
وَاِذْ قَالُوا ۔ اَللّٰھُمَّ اور اگر پہلے والے حرف پر زبر ہو تو اس لام کو باریک پڑھو
جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قاعدہ جہاں گول ت لکھی ہو چاہے الگ ہو اسطرح ۃ چاہے
ملی ہوئی ہو اس طرح ـتً اور اسپر ٹھیرنا ہو تو اس ت کو ہ کی طرح پڑھینگے جیسے
قَسْوَۃً اس کو اسطرح پڑھینگے قَسْوَہْ ۔ اسی طرح اٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور طَیِّبَۃً ۔ میں
بھی پڑھیں گے قاعدہ جس حرف پر دو زبر ہوں اور اسپر ٹھہرنا ہو تو اس حرف
سے آگے الف پڑھیں گے جیسے نِدَاءً کو اسطرح پڑھینگے نِدَاءَا قاعدہ
جس جگہ قرآن میں ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو ~ وہاں ذرا بڑھا دو جیسے وَلَا الضَّالِّیْن
یہاں الف کو اور الفوں سے بڑھا کر پڑھو ۔ یا جیسے قَالُوْا اٰمَنَّا یہاں واو کو
اور جگہوں کے واؤ سے بڑھا دو ۔ یا جیسے فِیْٓ اٰذَانِھِمْ اس ی کو دوسری جگہ
کی ی سے بڑھا دو قاعدہ جہاں ایسی آیتیں بنی ہوں ٹھیر جاؤ مگر ہ قف لے
اور جہاں س یا سکتہ یا وقفہ ہو وہاں سانس نہ لو توڑو مگر ذرا رک کر آگے پڑھتی چلی
جاؤ اور جہاں ایک آیت میں دو جگہ تین نقطے بنے ہوں اسطرح ∴ وہاں ایک
جگہ ٹھیرو ایک جگہ نہ ٹھیرو چاہے پہلی جگہ ٹھیرو چاہے دوسری جگہ ٹھیرو ۔
جہاں لا لکھا ہو وہاں مت ٹھیرو اور جہاں اور نشانیاں بنی ہوں جی چاہے ٹھیرو
جی چاہے نہ ٹھیرو ۔ اور جہاں اوپر نیچے دو نشانیاں بنی ہوں جو اوپر لکھی ہو اسپر
عمل کرو قاعدہ جس حرف پر جزم ہو اور اُس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو
تو اس جگہ پہلا حرف نہ پڑھینگے جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ میں دال نہ پڑھینگے اور قَالَتْ
طَّآئِفَۃٌ میں ت نہ پڑھینگے اور لَئِنْ بَسَطْتَّ میں ط نہ پڑھینگے اور اَثْقَلَتْ
دَّعَوَا اللّٰہَ میں ت نہ پڑھینگے اور اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا میں ت نہ پڑھیں گے

اس طرح پڑھتے ہیں لشایء مقام ۱۱ پارہ سبحٰن الذی کے سترہوین رکوع کی ساتوین آیت
میں لکنّا مین نون کے بعد الف لکھا جاتا ہی مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یون پڑھتے ہین
لکنَّ مقام ۱۲ پارہ وقال الذین۔ لاجون کے سترہویں رکوع کی ساتویں آیت
میں لااذبحنّہٗ مین لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہین مگر ایک پڑھا جاتا ہی اس
طرح۔ لَاَذْبَحَنَّہٗ مقام ۱۳۔ پارہ وّمالیَ کے چھٹے رکوع کی ینتالیس ویں آیت
میں لاالی الجحیم میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہین مگر ایک پڑھا جاتا
ہے اسطرح۔ لَاِلَی الْجَحِیْمِ مقام ۱۴ پارہ حٰم سورہ محمّد کے پہلے رکوع کی چوتھی
آیت میں لیبلوا۔ اسی طرح اسی سورت کے چوتھے رکوع کی تیسری آیۃ میں نبلوا
میں واو کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یون پڑھتے ہین نَبْلُوَ
مقام ۱۵ پارہ تبارک الذی۔ سورہ دہر کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں
سَلٰسِلَا میں دوسرے لام کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا
نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہین سَلٰسِلَ اور اسی رکوع کی پندرہوین
اور سولوین آیت میں دو جگہ قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا آیا ہے اور دون جگہ
دوسری ر کے بعد الف لکھا جاتا ہے سو اکثر پڑھنے والے پہلے قَوَارِیْرَا پر
ٹھہر جاتے ہین اور دوسرے قواریرا پر نہیں ٹھہرتے اس طرح پڑھتے ہیں تو
یہ حکم ہے کہ پہلی جگہ الف پڑھین دوسری جگہ الف نہ پڑھین بلکہ اس طرح پڑھین
قَوَارِیْرَ اور اگر کوئی پہلی جگہ نہ ٹھہرے یا دوسری جگہ ٹھہر جاوے تو جہان ٹھہرے
وہان الف پڑھے جہان نہ ٹھہرے وہان الف نہ پڑھے فائدہ پارہ واعلموا
میں سورہ توبہ بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ سے شروع ہوتی ہے اسپر بسم اللہ نہین
لکھی اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتی چلی آتی
ہے وہ اس پر بہو نچکر بسم اللہ

نہ پڑھے ویسے ہی شروع کردے اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع
کیا ہے یا کچھ سورت پڑھکر پڑھنا بند کردیا تھا۔ پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو
ان دونوں حالتوں میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہئے۔

اُستاد کے لئے ضروری بات

یہ سب قاعدے سمجھا کر ایک ایک کو کئی کئی روز تک پاؤ پاؤ آدھے
آدھے پارہ میں خوب جاری اور مشق کرادو۔

شوہر کے حقوق کا بیان

اللہ تعالےٰ نے شوہر کا بڑا حق بنایا ہے اور بہت بڑا شوہر کا راضی اور خوش
رکھنا بڑی عبادت ہے اور اس کا ناخوش اور ناراض کرنا بہت گناہ ہی حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑہتی
رہے اور رمضان شریف کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچائے رکھے
یعنی پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے
تو اُس کو اختیار ہے جس دروازہ سے چاہے جنت میں چلی جائے مطلب
یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے اُس کا جی چاہے
جنت میں بے کھٹکے چلی جاوے اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس کی موت
ایسی حالت پر آوے کہ اسکا شوہر اُس سے راضی ہے تو وہ جنتی ہے اور حضرتؐ
نے فرمایا ہے کہ اگر میں خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کے لئے حکم دیتا تو
عورت کو حکم دیتا کہ اپنے میاں کو سجدہ کیا کرے۔ اگر مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ
اس پہاڑ کے پتھر اُٹھا کر اُس پہاڑ تک لیجاوے اور اُس پہاڑ کے پتھر

اٹھا کر تیرے پہاڑ تک لیجاوے تو اس کو یہی کرنا چاہئے اور حضرتؐ نے فرمایا ہے
کہ جب کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے کام کے لئے بلاوے تو ضرور اُس کے
پاس آوے اگرچہ چولھے پر بیٹھی ہو تب بھی چلی آوے مطلب یہ ہے کہ چاہے
جتنے ضروری کام پر بیٹھی ہو سب چھوڑ چھاڑ کر چلی آئے۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے
کہ جب کسی مرد نے اپنی عورت کو اپنے پاس لیٹنے کے لئے بلایا اور وہ نہ آئی۔
پھر وہ اسی طرح غصہ میں لیٹ رہا تو صبح تک سارے فرشتے اُس عورت پر لعنت
کرتے رہتے ہیں۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے
میاں کو ستاتی ہے تو جو حور قیامت میں اس کی بی بی بنی گی یوں کہتی ہے تیرا
خدا ناس کرے تو اُس کو مت ستا یہ تو تیرے پاس مہمان ہے تھوڑے ہی دنوں میں
تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تین طرح کے
آدمی ایسے ہیں جنکی نہ نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے۔ ایک تو
لونڈی غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے دوسرے وہ عورت جس کا شوہر
اُس سے ناخوش ہو۔ تیسرے وہ جو نشہ میں مست ہو کسی نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسولؐ اللہ سب سے اچھی کون عورت ہے تو آپ نے
فرمایا وہ عورت کہ جب اُس کا میاں اسکی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب کچھ
کہے تو کہا مانے اور اپنی جان و مال میں کچھ اسکے خلاف نہ کرے جو اسکو ناگوار
ہو ایک حق مرد کا یہ ہے کہ اُسکے پاس ہوتے ہوئے بے اُسکی اجازت کے
نفل روزے نہ رکھا کرے اور بے اس کی اجازت کے نفل نماز نہ پڑھے
ایک حق اُس کا یہ ہے کہ اپنی صورت بگاڑ کے اور میلی کچیلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ
سنگار سے رہا کرے یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت بناؤ سنگار نہ کرے
تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے ایک حق یہ ہے کہ بے میاں کی اجازت گھر سے

باہر کہیں نہ جاؤ ۔ نہ عزیز اور رشتہ دار کے گھر نہ کسی غیر کے گھر۔

میان کے ساتھ نباہ کرنیکا طریقہ

یہ خوب سمجھ لو کہ میان بی بی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی مین بسر کرنا ہے اگر دونون کا دل ملا ہوا رہا تو اس سے بڑھکر کوئی نعمت نہین اور اگر خدانخواستہ دلونین فرق آگیا تو اس سے بڑھکر کوئی مصیبت نہین اسلئے جہانتک ہو سکے میان کا دل ہین لیئے رہو اور اُس کی آنکھ کے اشارہ پر چلا کرو ۔ اگر وہ حکم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اور سُرخروئی اسی مین ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کرکے آخرت کی بھلائی اور سُرخروئی حاصل کرو کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اُسکے مزاج کے خلاف ہو اگر وہ دنکو رات بتلائے تو تم بھی دِن کو رات کہنے لگو ۔ کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کیوجہ سے بعض بیبیان ایسی باتین کر بیٹھتی ہین جس سے مرد کے دل مین میل آجاتا ہے کہین بے موقع چلادی کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہڈالی ۔ غصہ مین جلی کٹی باتین کہدین کہ خواہ مخواہ سنکر بُرا لگے پھر جب اُس کا دِل پھر گیا تو روتی پھرتی ہین یہ خوب سمجھ لو کہ دِل پر میل آجانے کے بعد اگر دو چار دِن مین تم نے کہہ سنکر منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہین رہتی جو پہلے تھی ۔ پھر ہزار باتین بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا صاف تھا اب ویسی محبت نہین رہتی جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے فلانے دِن ایسا کہا تھا ۔ اِسلئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھکر رہنا چاہیئے کہ خدا اور رسُول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا اور آخرت دونو درست ہو جائین ۔ سمجھدار بیبیون کو کچھ بتلانے کی ضرورت نہین ہے وہ خود ہی ہر بات کے نیک و بد کو دیکھہ لیوینگی

لیکن پھر بھی ہم بعضی ضرور باتین بیان کرتے ہین جب تم ان کو خوب سمجھ لوگی تو
اور باتین بھی اسی سے معلوم ہو جایا کرینگی شوہر کی حیثیت سے زائد خرچ نہ مانگو
جو کچھ جڑے سے ملے اپنا گھر سمجھکر چٹنی روٹی کھاکے بسر کرو۔ اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا
پسند پڑا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو اس کی فرمائش نکرو نہ اسکے نہ ملنے پر
حسرت کرو بالکل منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل مین
کہیگا کہ ہکو ہمارا کچھ خیال نہین کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے بلکہ اگر میان امیر ہو
تب بھی جہانتک ہو سکے خود کبھی کسی بات کی فرمائش کرو ہی مت البتہ اگر وہ خود
پوچھے کہ تمھارے واسطے کیا لاوین تو خیر تبلا دو کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظرون
سے گھٹ جاتا ہے اور اس کی بات ہیٹی ہو جاتی ہے کسی بات ضد اور ہٹ نہ
اگر کوئی بات تمھارے خلاف بھی ہو اسوقت جانے دو پھر کسی دوسرے وقت
مناسب طریقہ سے طے کر لینا۔ اگر میان کے یہان تکلیف سے گذرے تو بھی
زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خود ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمھارے
اس نباہ سے اس کا دل بس تمھاری مٹھی مین ہو جاوے اگر تمھارے لئے کوئی
چیز لاوے تو پسند آوے یا نہ آوے ہمیشہ اسی پر خوشی ظاہر کرو یہ نہ کہو کہ یہہ چیز
بُری ہے ہمارے پسند نہین ہے اس سے اسکا دل تہوڑا ہو جائیگا اور پھر کبھی کچھ
لانے کو نہ چاہے گا اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لے لوگی تو دل اور
بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ چیز لاوے گا کبھی غصہ مین آکر خاوند کی ناشکری
نہ کرو اور یون نہ کہنے لگو کہ اس موے اجڑے گھر مین اگر بینے دیکھا کیا
بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ میا باوا نے میری قسمت پھوڑ
دی کہ مجھے ایسی بلا مین پھنسا دیا۔ ایسی آگ مین جھونکدیا کہ ایسی باتون سے
پھر دل مین جگہ نہین رہتی۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے دوزخ مین عورتین بہت دیکھین کسی نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ دوزخ مین عورتین کیون زیادہ جاوین گی تو حضرت نے
فرمایا کہ یہ اور ونپر لعنت بہت کیا کرتی ہین اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت
کیا کرتی ہین۔ تو خیال کرو کہ یہ ناشکری کتنی بُری ہے اور کسی پر لعنت کرنا
یا یون کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار۔ خدا کی پھٹکار۔ فلانی کا لعنتی چہرہ ہے منہ پر لعنت
برس رہی ہے۔ یہ سب باتین بہت بُری ہین۔ شوہر کو کسی بات پر غصہ آگیا تو
ایسی بات کہو کہ غصہ اور زیادہ ہو جاوے۔ ہر وقت مزاج دیکھ کر کے بات
کرو اگر دیکھو کہ اسوقت ہنسی دل لگی مین خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو اور نہین
تو ہنسی دل لگی نہ کرو جیسا مزاج دیکھو ویسی باتین کرو کسی بات پر تم سے خفا ہو کر روٹھ
گیا تو تم بھی گال پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے
جس طرح بنے اُس کو منا لو چاہے تمہارا قصور نہو شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز
نہ روٹھو ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھو اور خوب سمجھ لو
کہ میان بی بی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا
ادب بھی کرنا ضرور ہے میان کو اپنے برابر درجہ مین سمجھنا بڑی غلطی ہے میان سے
ہرگز کبھی کوئی کام مت لو اگر وہ محبت مین کبھی ہاتھ یا سر دابنے لگے تو تم نکرنے
بھلا سوچو کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارا ہو گا پھر شوہر کا رتبہ تو اس
سے بھی زیادہ ہے اُٹھنے بیٹھنے میں بات چیت میں غرضکہ ہر بات میں ادب تمیز کا
پاس اور خیال رکھو۔ اور اگر تم ہی تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا
تو اور بھی پوری بیوقوفی اور نادانی ہے ایسی باتون سے دل پھٹ جاتا ہے جب
کبھی پردیس سے آوے تو مزاج پوچھو۔ خیریت دریافت کرو کہ وہان کس طرح
رہے تکلیف تو نہیں ہوئی۔ ہاتھ پاؤن پکڑ لو کہ تم تھک گئے ہو گے بھوکا ہو تو

روٹی پانی کا بندوبست کرو۔ گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھلکر ٹھنڈا کرو غرضکہ اُسکی راحت و آرام کی باتین کرو۔ روپیہ پیسہ کی باتین ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے واسطے کیا لائے۔ کتنا خرچ لائے خرچ کا بٹوہ کہان ہے دیکھین کتنا ہے جب وہ خود دیدے تو لے لو۔ یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنے مہینے مین بس اتناہی لائے تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو کاہے مین اُٹھایا۔ کیا کر ڈالا کبھی خوشی کیوقت سلیقہ کے ساتھ باتون باتون مین پوچھ لو تو اس کا کچھ ہرج نہین۔ اگر اُس کے مان باپ زندہ ہون اور روپیہ پیسہ سب اُن کو دیوے تمہارے ہاتھہ پر نہ رکھے تو کچھ بُرا نہ مانو بلکہ اگر تم دیوے بھی تب بھی عقلمندی کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ مین نہ لو اور یہ کہو کہ اُن ہی کو دیوے تاکہ اُن کا دل میلا نہ ہو اور تم کو بُرا نہ کہین کہ بہو نے لڑکے کو اپنے ہی پھندے مین کر لیا۔ جب تک ساس خسر زندہ ہین اُنکی خدمت کو اُنکی تابعداری کو فرض جانو اور اسی مین اپنی عزت سمجھو اور ساس نندون سے الگ ہوکر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو کہ ساس نندون سے بگاڑ ہوجانے کی یہی جڑ ہے خود سوچو کہ مان باپ نے اسے پالا پوسا اور بڑھاپے مین اس آسرے اس کی شادی بیاہ کی کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولی سے اُترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میان آج مان باپ کو چھوڑ دین پھر جب مان کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے کنبہ کے ساتھ مل جلکے رہو۔ اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ چھوٹو نسے مہربانی بڑون کا ادب کیا کرو۔ اپنا کوئی کام دوسرون کے ذمہ نہ رکھو اپنی کوئی چیز پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اسکو اُٹھالیوے گی۔ جو کام ساس نندین کرتی ہین تم اسکے کرنے سے عار نہ کرو تم خود بے کہے اُن سے لے لو اور کر دو اس سے اُن کے دلون مین تمہاری محبت پیدا ہو جاوے گی جب دو آدمی چپ کے چپکے باتین کرتے ہون تو اُن سے الگ ہوجاؤ اور اُس کی ٹوہ مت لگاؤ کہ

آپس مین کیا باتین ہوئی تھین اور خواہ مخواہ یہ بھی خیال نہ کرو کہ خود ہماری ہی باتین ہوتی ہونگی یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال مین بے ادبی سے مت رہو اگرچہ نیا گھر نئے لوگ ہونیکی وجہ سے جی نہ لگے لیکن جی کو سمجھانا چاہیے نہ کہ وہان روئی گئی اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہین جاتے دیر نہین ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کردیا۔ بات چیت مین خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ بک بک کرو جو بری لگے۔ نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی برا ہے اور غرور سمجھا جاتا ہے اگر سسرال مین کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکہ مین آکر چغلی نہ کھاؤ۔ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر مان سے کہنا اور ماؤن کا خود کھود کھود کر پوچھنا بڑی بری بات ہے اسی سے لڑائیان پڑتی ہین اور جھگڑے بکھڑے ہوتے ہین اسکے سوا اور کوئی فائدہ نہین ہوتا۔ شوہر کی چیزونکو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو رہنے کا کمرہ صاف رکھو۔ گندہ نہ رہے بستر میلا کچیلا نہ ہو شکن نکال ڈالو۔ تکیہ میلا ہوگیا ہو تو غلاف بدلدو۔ نہو تو سی ڈالو۔ جب خود اسنے کہا اور اس کے کہنے پر تم نے کیا تو اس مین کیا بات رہی لطف تو اسی مین ہے کہ بے کہے سب چیزین ٹھیک کردو جو چیزین تمہارے پاس رکھی ہون ان کو حفاظت سے رکھو کپڑے ہون گوطے کرکے رکھو۔ یون ہی ملگونج کے نہ ڈالو۔ ادہر ادہر نہ ڈالو۔ کہین قرینہ سے رکھو کبھی کسی کام مین حیلہ حوالہ نہ کبھی جھوٹی باتین بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے پھر سچی بات کا بھی یقین نہین آتا اگر غصہ مین کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو۔ اور بالکل جواب نہ دو۔ وہ چاہے جو کچھ کہے تم چپکی بیٹھی رہو۔ غصہ اترنے کے بعد دیکھنا کہ خود پشیمان ہوگا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی انشاء اللہ تعالے تم پر غصہ نہ کریگا اور اگر تم بھی بول اٹھین تو بات بڑھ جاوے گی پھر نہین معلوم کہانتک نوبت پہنچے

ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو وہاں زیادہ
جایا کرتے ہو کہ اس مین اگر مرد بے قصور رہا تم ہی سوچو کہ اس کو کتنا برا لگیگا اور
اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمھارے غصہ کرنے اور بکنے
جھکنے سے کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمھارا ہی نقصان ہے اپنی طرف
دل میلا کر الو۔ ان باتون سے کہین عادت چھوٹتی ہے۔ عادت چھوڑانا ہو تو عقلمندی
سے رہو تنہائی مین چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ اگر سمجھانے بجھانے اور تنہائی مین غیرت
دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کر کے بیٹھی رہو۔ لوگون کے سامنے گاتی
مت پھرو اور اسکو رسوا نہ کرو نہ گرم ہو کر اس کو زیر کرنا چاہو کہ اس مین زیادہ
کد ہو جاتی ہے اور غصہ مین اگر زیادہ کرنے لگتا ہے اگر تم غصہ کرو گی اور لوگون
کے سامنے بک جھک کے رسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا پھر
اسوقت روتی پھرو گی اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردون کو خدا تعالے نے شیر بنایا ہے
دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہین ہو سکتے ان کو زیر کرنے کی بہت آسان
ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے ان پر غصہ اور گرمی کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور
نادانی ہے اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ مین نہین آتا۔ لیکن جب فساد کی جڑ پڑگئی
تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔ لکھنؤ مین ایک بی بی کے میان
بڑے بدچلن ہین دن رات باہر ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہین گھر مین
بالکل نہین آتے اور طرہ کہ وہ بازاری فرمائشین کرتی ہین کہ آج پلاؤ پکے۔ آج
فلانی چیز پکے وہ بیچاری دم نہین مارتی جو کچھ میان کہلا بھیجتے ہین روز مرہ
برابر پکا کر کھانا باہر بھیجدیتی ہے اور کبھی کچھ سانس نہین لیتی ہے۔ دیکھو ساری
خلقت اس بی بی کی کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا تعالے کے یہان جو
اسکا رتبہ ملیگا وہ الگ رہا اور جس دن میان کو اللہ تعالے نے ہدایت دی

اور بدچلنی چھوڑ دی اُس دن سے بس بی بی کے غلام ہی ہو جاوین گے۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہیے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے کیونکہ بچپن میں جو عادت
بھلی یا بُری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہین جاتی اس لئے بچپن جوان ہونے تک
اُن باتون کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے نمبر ۱ نیکبخت و دیندار عورت کے دودھ
بڑا اثر ہوتا ہے نمبر ۲ عورتون کی عادت ہے کہ بچون کو کہین سپاہی سے
ڈراتی ہین کہین اور ڈراونی چیزون سے یہ بُری بات ہے اس سے بچہ کا
دل کمزور ہو جاتا ہے نمبر ۳ اس کے دودھ پلانے کیلئے اور کھانا کھلانے
کیلئے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست ہین نمبر ۴ ان کو صاف ستھرا رکھو کہ اس سے
تندرستی رہتی ہے نمبر ۵ اس کا بہت بناؤ سنگار مت کرو نمبر ۶ اگر لڑکا ہو
اس کے سر پر بال مت بڑھاؤ نمبر ۷ اگر لڑکی ہے اسکو جب تک پردہ میں
بیٹھنے کے لائق نہ ہو جاوے زیور مت پہناؤ اس سے ایک تو ان کی جان کا خطرہ
ہے دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل مین ہونا اچھا نہین نمبر ۸
بچون کے ہاتھ سے غریبون کو کھانا کپڑا اور ایسی چیزین دلوایا کرو اسی طرح کھانے پینے
کی چیز ان کے بھائی بہنون کو یا اور بچون کو تقسیم کرایا کرو تاکہ ان کو سخاوت کی عادت
ہو مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی چیزین ان کے ہاتھ سے دلوایا کرو - خود جو چیز خاص ان
اُن ہی کی ہو اس کا دلوانا ان سے درست نہین نمبر ۹ زیادہ کھانیوالون کی
بُرائی اسکے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لیکر نہین بلکہ اس طرح جو کوئی بہت
کھاتا ہے لوگ اس کو حبشی سمجھتے اس کو بیل جانتے نمبر ۱۰ اگر لڑکا ہو سفید
سفید کپڑے کی رغبت اسکے دل مین پیدا کرو اور رنگین اور تکلف کے لباس سے

اس نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیان پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو ہمیشہ ہن
کے سامنے باتین کیا کرو نمبر ۱۱ اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت تکلف
کے کپڑون کی اسکو عادت مت ڈالو نمبر ۱۲ اس کی سب ضدین پوری مت کرو
اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے نمبر ۱۳ چلا کر بولنے سے روکو خاصکر اگر لڑکی ہو تو
چلانے پر خوب ڈانٹو ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جاویگی نمبر ۱۴ جن بچون کی
عادتین خراب ہین پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلیف کے کھانے کپڑے
کے عادی ہین اُنکے پاس بیٹھنے سے اُن کیساتھ کھیلنے سے اُن کو بچاؤ۔
نمبر ۱۵ ان باتون سے اس کو نفرت دلاتی رہو غصہ جھونٹ بولنا کسیکو
دیکھکر جلنا یا حرص کرنا چوری کرنا چغلی کھانا اپنی بات کی پچ کرنا خواہ مخواہ اسکو
بنانا بے فائدہ بہت باتین کرنا بے بات ہنسنا یا زدہ ہنسنا دہوکہ دینا بھلی بُری
بات کا نہ سوچنا اور جب ان باتون مین سے کوئی بات ہو جاوے فوراً اسکو روکو
اسکو تنبیہ کرو نمبر ۱۶ اگر کوئی چیز پہوڑ دے یا کسیکو مار بیٹھے مناسب سزا دو تاکہ
پھر ایسا نہ کرے ایسی باتون مین پیار دلار ہمیشہ کو بچہ کو کھو دیتا ہے نمبر ۱۷
بہت سویرے مت سونے دو نمبر ۱۸ سویرے جاگنے کی عادت ڈالو نمبر ۱۹
جب سات برس کی عمر ہو جاوے نماز کی عادت ڈالو نمبر ۲۰ جب مکتب مین جانیکے
قابل ہو جاوے اول قران مجید پڑھواؤ نمبر ۲۱ جہانتک دیندار اُستاد
سے پڑھواؤ نمبر ۲۲ مکتب مین جانے میں جانے مین کبھی رعایت نہ کرو
نمبر ۲۳ اُن کو ایسی کتابین مت دیکھنے دو جنمین عاشقی معشوقی کی باتین یا شرع
کے خلاف مضمون یا بیہودہ قصے یا غزلین وغیرہ ہون نمبر ۲۵ ایسی کتابین
پڑھواؤ جس مین دین کی باتین اور دنیا کیضروری کارروائی آجاوے۔
نمبر ۲۶ مکتب سے آنے کے بعد کسیقدر دل بہلانے کیلیے اسکو کھیلنے کی اجازت

تاکہ اس کی طبیعت کند نہو جاوے لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نہ ہو چوٹ
لگنے کا اندیشہ نہ ہو نمبر ۲۷ آتشبازی یا باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کیلئے
پیسے مت دو نمبر ۲۸ کھیل تماشہ دکھلانیکی عادت نمبر ۲۹ اولاد کو ضرور کوئی
ایسا ہنر سکھلا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کیوقت جاہیے حاصل کرکے اپنا
اور اپنے بال بچون کا گذارہ کر سکے نمبر ۳۰ لڑکیونکو اتنا لکھنا سکھلا دو کہ ضروری
خط اور گھر کا حساب وکتاب لکھ سکے نمبر ۳۱ بچون کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے
ہاتھ سے کیا کرین اپاہج اور سست نہو جاوین انکو کہو کہ بچھونا اپنے ہاتھ سے
بچھاوین صبح کو سویرے اٹھکر تہ کرکے احتیاط سے کپڑون کی گٹھری اپنے انتظام
مین رکھیں۔ ادھڑا اپٹا خود سی لیا کرین کپڑے خواہ میلے ہون خواہ اجلے ہون
ایسی جگہ رکھین جہان کپڑے کا چوہے کا اندیشہ نہ ہو۔ دھوبن کو گن کر دین اور
لکھ لین اور گن کر پڑتال کرکے لین لڑکیونکو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے
رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اٹھو دیکھ بھال لیا کرو نمبر ۳۳ لڑکیون سے
کہو کہ جو کام کھانے پکانے سینے پرونے کپڑے رنگنے کا چیز بننے کا گھر مین ہوا کرے
اس مین غور کرکے دیکھا کرو کیونکر ہو رہا ہے نمبر ۳۴ جب بچہ سے کوئی بات اچھی
کی اس پر خوب شاباش دو پیار کرو بلکہ اس کو کچھ انعام دو تاکہ اس کا دل بڑھے
اور جب اس کی کوئی بری بات دیکھو اول تنہائی مین اس کو سمجھاؤ کہ دیکھو بری
بات ہے دیکھنے والے دل مین کیا کہتے ہونگے اور جس کو خبر ہوگی وہ دل مین
کیا کہیگا خبردار پھر مت کرنا نیک بخت لڑکے ایسا نہین کیا کرتے اور اگر پھر وہی
کام کرے تو مناسب سزا دو نمبر ۳۵ ماں کو چاہیے کہ بچہ کو باپ سی ڈراتی رہے نمبر ۳۶
بچہ کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی شغل ہو جو کام چھپا کر
کرے گا سمجھ جاؤ کہ وہ اس کو برا سمجھتا ہے سو اگر وہ برا ہے تو اس سے چھڑاؤ اور اگر اچھا ہے

جیسے کھانا پینا تو اس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پیئے نمبر ۳۷ کوئی کام محنت کا اس کے ذمہ مقرر کر دو جس سے صحت اور ہمت رہے سستی نہ آنے پاوے مثلاً لڑکو نکے لئے ڈنڈ مقرر کرنا ایک آدھ میل چلنا اور لڑکیون کیلئے چکی یا چرخہ چلانا ضرور ہے اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کامونکو عیب نہ سمجھین گی نمبر ۳۸ چلنے مین تاکید کرو کہ بہت جلد نہ چلے نگاہ اوپر اٹھا کر نہ چلے نمبر ۳۹ اسکو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو زبان سے چال سے برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پاوے یہانتک کہ اپنے ہم جولیون مین بیٹھکر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب و قلم و دوات تختی تک کی تعریف نہ کرنے پاوے نمبر ۴۰ کبھی کبھی اس کو دو چار پیسے دیدیا کرو کہ اپنی مرضی کیموافق خرچ کیا کرے مگر اس کو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے نمبر ۴۱ اس کو کھانے کا طریقہ اور محفل مین اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھلا دو۔ تھوڑا تھوڑا ہم لکھے ہین۔

کھانے کا طریقہ

داہنے ہاتھ سے کھاؤ شروع میں بسم اللہ کہو اپنے سامنے سے کھاؤ اور ون سے پہلے مت کھاؤ کھانے کو گھور کر مت دیکھو۔ کھانے والون کیطرف مت دیکھو بہت جلدی جلدی مت کھاؤ خوب چبا کر کھاؤ۔ جبتک دوسرا لقمہ منہ مین مت رکھو۔ شوربا وغیرہ کپڑے پر نہ ٹپکنے پاوے انگلیان ضرورت سے سنے نپاوین

محفل مین اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے ملو ادب سے ملو نرمی سے بولو محفل مین تھوکنا مت وھان ناک صاف نکرو اگر ایسی ضرورت ہو وہان سے الگ چلے جاؤ۔ وھان اگر جمائی یا چھینک آوے منہ پر

ہاتھ رکھ لو آواز پست کرو کسی کیطرف پشت مت کرو کسی کیطرف پاؤن مت کرو
ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھکر مت بیٹھو انگلیان مت چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کیطرف
مت دیکھو ادب سے بیٹھی رہو بہت بہت مت بولو بات بات مین قسم مت کھاؤ
جہانتک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو جب دوسرا شخص بات کرے خوب
خوب توجہ سے سنو تاکہ اسکا دل نہ بجھے البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سنو یا تو منع کردو
یا وہان سے خود اٹھ جاؤ۔ جبتک کوئی شخص بات پوری نہ کرے بیچ مین مت بولو
جب کوئی آوے اور محفل مین جگہ نہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ ہل ملکر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہوجاوے
جب کسی سے ملو یا رخصت ہونے لگو السلام علیکم کہو اور جواب مین وعلیکم السلام کہو اور
طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

حقوق کا بیان

ماں باپ کے حقوق نمبر ۱ ان کو تکلیف نہ پہنچاوے اگرچہ انکی طرف سے
کچھ زیادتی ہو۔ نمبر ۲ زبان سے برتاؤ سے انکی تعظیم کرے نمبر ۳ جائز کامون مین انکی
اطاعت کرے نمبر ۴ اگر ان کو حاجت ہو مال سے انکی خدمت کرے اگرچہ
دونو کافر ہون ماں باپ کے انتقال کے بعد انکے یہ حقوق ہین نمبر ۱ ان کے لئے
دعائے مغفرت و رحمت کرتا ہے نفل عبادت اور خیرات کا ثواب ان پہنچاتا رہے
نمبر ۲ ان کے ملنے والون کے ساتھ احسان اور خدمت سے اچھی طرح پیش
آوے نمبر ۳ انکے ذمہ جو قرضہ ہو یا کسی جائز کام کی وصیت کرگئے ہون اور
خدا تعالے نے جو مقدور دیا ہو اسکو ادا کردے نمبر ۴ ان کے مرنے کے بعد
خلاف شرع رونے اور چلانے سے بچے ورنہ انکی روح کو تکلیف ہوگی۔ اور دادا دادی اور
نانا نانی کا حکم شرع مین مثل ماں باپ کے ہے انکے حقوق بھی مثل ماں باپ کے ہین حدیث
شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے انا کے حقوق یہ ہین نمبر ۱ اسکے ساتھ ادب سے

پیش آنا نمبر ۲ اگر اسکو مال کی حاجت ہو اور اپنے پاس گنجایش ہو اس کا خیال رکھنا
سوتیلی مان چونکہ باپ کی دوست ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان
کرنے کا حکم آیا ہے۔ اسلئے سوتیلی مان کے بھی حقوق ہین جیسا ابھی مذکور ہوا۔ بڑا
بھائی۔ حدیث شریف کی رو سے مثل باپ کے ہے اِسلئے معلوم ہوا کہ چھوٹا بھائی
مثل اولاد کے ہے بس انکے آپسمین ویسے ہی حقوق ہونگے جیسے مان باپ اور اولاد
کے ہیں۔ اسی طرح بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو سمجھ لینا چاہیئے۔ قرابت دارون کے
حقوق نمبر ۱ اپنے سگے اگر محتاج ہون اور کھانے کمانے کی قدرت نہ رکھتے ہون تو
گنجایش کیموافق اُنکے ضروری خرچ کی خبرگیری رکھے نمبر ۲ گاہ گاہ اُن سے ملتا رہے
نمبر ۳ اُن سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسیوقت انسے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے
علاقہ مصاہرۃ سرالی رشتہ کو قرآنمجید مین خدا تعالے نے نسب مین ذکر فرمایا ہے
اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسر اور سالے اور داماد اور بہو اور بیوی کی پہلی اولاد
اسی طرح میان کی پہلی اولاد کا بھی کسیقدر حق ہوتا ہے اسلئے ان علاقون مین بھی رعایت
احسان و اخلاق کی اورون سے زیادہ رکھنا چاہیئے عام مسلمانون کے حقوق
نمبر ۱ مسلمانون کی خطا معاف کرے نمبر ۲ اُسکے رونے پر رحم کرے نمبر ۳
اُس کے عیب کو ڈھانکے نمبر ۴ اُس کے عذر کو قبول کرے نمبر ۵
اُس کی تکلیف کو دور کرے نمبر ۶ ہمیشہ اُس کی خیرخواہی کرتا رہے نمبر ۷
اس کی محبت کو دور کرے نمبر ۸ اُس کے عہد کا خیال رکھے نمبر ۹ بیمار
ہو تو پوچھے نمبر ۱۰ مرجاوے تو دعائے خیر کرے نمبر ۱۱ اسکی دعوت قبول
کرے نمبر ۱۲ اس کا تحفہ قبول کرے نمبر ۱۳ اس کے احسان کے بدلے
احسان کرے نمبر ۱۴ اس کی نعمت کا شکرگزار ہو نمبر ۱۵ ضرورت کیوقت اسکی
مدد کرے نمبر ۱۶ اس کی بات کو سنے نمبر ۱۷ اسکے بال بچونکی حفاظت کرے

نمبر ۱۸ اسکا کام کر دیا کرے نمبر ۱۹ اس سفارش قبول کرے نمبر ۲۰ اسکو
مراد سے ناامید نہ کرے نمبر ۲۱ وہ چھینک کر الحمد کہے تو جواب مین یرحمک اللہ کہے
نمبر ۲۲ اس کی گم ہوئی چیز اگر ملجاوے اس کے پاس پہنچا دے نمبر ۲۳
اس کے سلام کا جواب دے نمبر ۲۴ نرمی و خوش خلقی کے ساتھ اس سے
گفتگو کرے نمبر ۲۵ اس کے ساتھ احسان کرے نمبر ۲۶ اگر وہ اسکے بھروسہ
قسم کھا بیٹھے تو اس کو پورا کر دے نمبر ۲۷ اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو اسکی مدد کرے
اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہوتا ہو روکدے نمبر ۲۸ اسکے ساتھ محبت کرے دشمنی نہ
کرے نمبر ۲۹ اسکو رسوا نہ کرے نمبر ۳۰ جو بات اپنے لئے پسند کرے اسکے
لئے بھی پسند کرے نمبر ۳۱ ملاقات کیوقت اسکو سلام کرے اور مرد سے مرد
اور عورت سے عورت مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے نمبر ۳۲ اگر باہم اتفاق
کچھ رنجش ہوجاوے تین روز سے زیادہ کلام ترک نہ کرے نمبر ۳۳ اسپر
بدگمانی نہ کرے نمبر ۳۴ اسپر حسد و بغض نہ کرے نمبر ۳۵ اس کو اچھی بات
بتلاوے بری بات سے منع کرے نمبر ۳۶ چھوٹون پر رحم اور بڑون کا
ادب نمبر ۳۷ دو مسلمانون مین رنج ہوجاوے ان کی آپس مین صلح کرادے
نمبر ۳۸ اس کی غیبت نہ کرے نمبر ۳۹ اس کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاوے
نہ مال میں نہ آبرو نمبر ۴۰ اس کو اٹھا کر اس کی جگہ آپ نہ بیٹھے ہمسایہ
کے حقوق نمبر ۱ اس کے ساتھ احسان اور رعایت سے پیش آوے
نمبر ۲ اس کی بیوی بچون کی آبرو کی حفاظت کرے نمبر ۳ کبھی کبھی اسکے گھر
تحفہ وغیرہ بھیجتا رہے بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور ضرور تھوڑا بہت
کھانا اسکو دے نمبر ۴۔ اس کو تکلیف نہ دے ہلکی ہلکی باتون مین اس سے
نہ الجھے۔ اور جیسے شہر مین ہمسایہ ہوتا ہے اسی طرح سفر مین بھی ہوتا ہے یعنی

سفر کا رفیق جو گھر سے ساتھ ہوا ہو - یا راہ مین اتفاقا اس کا ساتھ ہو گیا ہو اس کا حق بھی مثل اسی ہمسایہ کے ہے آسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے۔ بعض آدمی ریل مین یا بہلی مین دوسری سواریون کے ساتھ بہت آپا دھاپی کرتے ہیں یہ بہت بُری بات ہے اسطرح جو دوسرون کا محتاج ہو جیسے یتیم اور بیوہ یا عاجز و ضعیف یا مسکین و بیمار اور ہاتھ پاون سے معذور یا مسافر یا سائل ان لوگون کے یہ حقوق زائد ہین نمبر ۱ ان لوگون کی خدمت مال سے کرنا نمبر ۲ ان لوگون کا کام اپنے ہاتھ پاؤن سے کر دینا نمبر ۳ ان لوگون کی دلجوئی اور تسلی کرنا نمبر ۴ ان کی حاجت اور سوال کو رد نہ کرنا۔

بعضے حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہین گو وہ مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں نمبر ۱ بے خطا کسیکو جان مال کی تکلیف نہ دے نمبر ۲ بے خطا و جہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے نمبر ۳ اگر کسیکو مصیبت اور فاقہ اور مرض مین مبتلا دیکھے اُس کی مدد کرے۔ کھانا پانی دیدے علاج معالجہ کر دے نمبر ۴ جس صورت مین شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے اس ہین ظلم اور زیادتی نہ کرے **حیوانات کے حقوق** نمبر ۱ جس جانور سے کوئی فائدہ متعلق نہ ہو اس کو مقید نہ کرے بالخصوص بچون کو آشیانہ سے نکال لا اور اُن کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے نمبر ۲ جو جانور قابل کھانے کے ہین اُن کو بھی محض دل بہلانے کے طور پر قتل نکرے نمبر ۳ جو جانور اپنے کام میں ہین اُن کے کھانے پینے و راحت رسانی و خدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے۔ ان کی قوت سے زیادہ ان سے کام نہ لے ان کو حد سے زیادہ نہ مارے نمبر ۴ جن جانورون کو ذبح کرنا ہو یا بے وجہ موذی ہونیکے قتل کرنا ہو تیز اوزار سے جلدی کام تمام کردے اُسکو تڑپائے نہین بھوکا پیاسا رکھکر جان نہ لے

ضروری بات

اگرکسی آدمی کے حق مین کچھ کمی ہوگئی ہو تو ان مین جو حق ادا کرنے کے قابل ہون ادا کرے یا معاف کرائے۔ مثلاً کسیکا قرض رہ گیا تھا۔ یا کسی کی خیانت وغیرہ کی تھی اور جو صرف معاف کرانے کے قابل ہون اُن کو فقط معاف کرالے۔ مثلاً غیبت وغیرہ کی تھی یا مارا تھا۔ اور اگرکسی وجہ سے حقدارون سے نہ معاف کرا سکتا ہے۔ نہ ادا کرسکتا ہے تو اُن لوگون کے لئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے عجب نہین کہ اللہ تعالےٰ قیامت مین اُن لوگون کو رضامند کرکے معاف کرا دین۔ مگر اس کے بعد بھی جب موقع ادا کرنے کا یا معاف کرانے کا ہو اسوقت بے پروائی نہ کرے اور جو حقوق خود اسکے اورون کے ذمہ رہ گئے ہون۔ جن سے اُمید وصول کی ہو نرمی کے ساتھ اُن سے وصول کرے اور جیسے امید نہ ہو یا وہ حقوق قابل وصول نہ ہون جیسے غیبت وغیرہ سو اگرچہ قیامت مین اُن کی عوض نیکیان ملنے کی اُمید ہے۔ مگر معاف کردینے مین اور زیادہ ثواب آیا ہے۔ اس سے بالکل معاف کردینا بہتر ہے۔ خاصکر جب کوئی شخص منت خوشامد کرکے معافی چاہے۔ ولِلہ الحمد

الحمد للہ والمنتہ کہ اس کتاب کا یہ پانچوان حصہ بروز دوشنبہ بتاریخ ۸۔ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ہجری مطابق ۱۰۔ ماہ جنوری ۱۹۱۳ء کو بوقت ۲ بجے ختم ہوا۔

شیخ حاجی زین الدین محمد سعید احمد تاجر کتب بازار خانی باغ سہارنپور

فہرست بہشتی زیور حصہ پنجم مندرجہ ذیل ہے

تمت